ارشاد باری تعالیٰ

اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ
نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ
وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ○
(سورۃ البقرۃ:203)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے
ایک بڑا اجر ہوگا
اُس میں سے جو انہوں نے کمایا۔
اور اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
74

شمارہ
34

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

26 صفر 1447 ہجری قمری ❀ 21 ظہور 1404 ہجری شمسی ❀ 21 اگست 2025ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 اگست 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ بہت سے عالموں نے اس سلسلہ کی مخالفت کی، یہ غلط ہے
خدا نے اپنی تحدیوں اور دعووں کے ساتھ علمی معجزات ہماری تائید میں دکھا کر یہ ثابت کر دیا ہے
کہ مخالفوں میں کوئی عالم نہیں ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

علمی معجزات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’معجزہ تو علم کا ہی بڑا ہوتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن شریف ہی تھا جو اَب تک قائم ہے۔‘‘ یہ ذکر تفسیر الفاتحہ کے لکھنے پر ہوا جو کہ حضرت صاحب (پیر مہر علی شاہ) گولڑوی وغیرہ علماء کے مقابلہ میں اشتہار دے کر لکھ رہے ہیں۔

فرمایا: ’’عالم علم سے پہچانا جاتا ہے۔ ہمارے مخالفین میں دراصل کوئی عالم نہیں ہے۔ ایک بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیوں مقابلہ میں عربی فصیح بلیغ تفسیر لکھ کر اپنا عالم ہونا ثابت نہیں کرتے۔ ایک آنکھوں والے کو اگر الزام دیا جاوے کہ تُو نابینا ہے تو وہ غصہ کرتا ہے۔ غیرت کھاتا ہے اور صبر نہیں کرتا، جب تک اپنا بینا ہونے کا ثبوت نہ دے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ اپنا عالم ہونا اپنا علم دکھا کر ثابت کریں۔‘‘

فرمایا: ’’یہ جو کہا جاتا ہے کہ بہت سے عالموں نے اس سلسلہ کی مخالفت کی، یہ غلط ہے خدا نے اپنی تحدیوں اور دعووں کے ساتھ علمی معجزات ہماری تائید میں دکھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مخالفوں میں کوئی عالم نہیں ہے اور یہ بات غلط ہے کہ عالموں نے ہماری مخالفت کی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 84، ایڈیشن 2018، قادیان)

بیشک دنیا میں کئی موجد اور صناع پائے جاتے ہیں
مگر اُن کی ایجادات خدائی ایجادات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت 13 تا 18 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جسمانی خلق کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ۔ کیا ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے بہتر طور پر مخلوق پیدا کرنیوالا ہے۔ یہی آیت روحانی پیدائش کے ساتھ بھی لگتی ہے۔ یعنی جب انسان روحانیت میں ترقی کرتے کرتے اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو اسے ایک نئی روحانی پیدائش عطا کی جاتی ہے جو تمام انسانوں کو ایک اچنبھا نظر آتی ہے۔ اور اُسے دیکھ کر ہر شخص خدا تعالیٰ کی حمد پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اِس آیت کے ساتھ ایک تاریخی واقعہ بھی وابستہ ہے جس کا یہاں بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کاتب وحی تھا جسکا نام عبداللہ بن ابی سرح تھا۔ آپ پر جب کوئی وحی نازل ہوتی تو اُسے بلوا کر لکھوا دیتے۔ ایک دن آپ یہی آیتیں اُسے لکھوا رہے تھے۔ جب آپ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ پر پہنچے تو اُس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا کہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وحی ہے اسکو لکھ لو۔ اُس بدبخت کو یہ خیال نہ آیا کہ پچھلی آیتوں کے نتیجہ میں یہ آیت طبعی طور پر آپ ہی بن جاتی ہے۔ اُس نے سمجھا کہ جس طرح میرے مُنہ سے یہ آیت نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو وحی قرار دے دیا ہے اسی طرح آپ نعوذ باللہ خود سارا قرآن بنا رہے ہیں چنانچہ وہ مرتد ہو گیا اور مکہ چلا گیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جن لوگوں کو قتل کرنیکا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا اُن میں ایک عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پناہ دے دی اور وہ آپ کے گھر میں تین دن چھپا رہا۔ ایک دن جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے حضرت عثمانؓ عبداللہ بن ابی سرح کو بھی آپ کی خدمت میں لے گئے اور اُس کی بیعت قبول کرنے کی درخواست کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے تو کچھ دیر تامل فرمایا مگر پھر آپ نے اُس کی بیعت لے لی۔ اور اس طرح دوبارہ اُس نے اسلام قبول کر لیا۔

اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ کے متعلق یہ امر بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک دنیا میں کئی موجد اور صناع پائے جاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی ایجاد اور صنعت کا انکی ایجادوں اور صنعتوں سے مقابلہ تو کرو، تمہیں ماننا پڑیگا کہ اُن کی ایجادات خدائی ایجادات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے مگر پھر وہ انسان کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا یعنی ہم نے اسے سمیع اور بصیر بنا دیا۔ اب اس کے یہ معنے نہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفت سمیع اور بصیر میں شریک ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے جب اسے سننے اور دیکھنے کی قابلیت دی تو مجازی رنگ میں اُسے بھی سمیع اور بصیر کہہ دیا گیا پھر انسان کیلئے صرف سمیع اور بصیر کا لفظ آتا ہے مگر خدا تعالیٰ کیلئے اَلسَّمِيۡعُ اور اَلۡبَصِيۡرُ کا لفظ آتا ہے یعنی سُننے اور دیکھنے کے جتنے کمالات ہیں وہ سب اُس میں پائے جاتے ہیں۔ ورنہ انسان کی سماعت اور بصارت تو اتنی ناقص ہے کہ وہ دور کی بات سُن ہی نہیں سکتا اور نہ اپنی پیٹھ کے پیچھے پڑی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھوٹی قسم کھانیوالے سے اللہ ناراض ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس غرض سے قسم کھائی کہ اسکے ذریعے کسی کا مال مارے تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔

تشریح: حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت زیدؓ بن ثابت کا واقعہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں نقل کیا ہے کہ اُن کا عبداللہ بن مطیعؓ سے کسی امر میں جھگڑا ہوا اور فیصلہ کے لئے مروان بن حکم امیر مدینہ کی طرف رجوع کیا گیا۔ انہوں نے چاہا کہ حضرت زیدؓ بن ثابت منبر نبویؐ پر جا کر قسم کھائیں تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی جگہ پر ہی قسم کھاؤں گا۔ مروان نے کہا: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنۡدَ مَقَاطِعِ الۡحُقُوۡقِ۔ بارے خدایا! وہیں قسم ہوگی جہاں حقوق کا قطعی فیصلہ ہوسکتا ہے مگر حضرت زیدؓ بن ثابت نے جہاں تھے، وہیں حلفیہ بیان دیا کہ وہ اپنے حق کے مطالبہ میں راستی پر ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زیدؓ بن ثابت کے قول کو مروان بن حکم کے اجتہاد پر ترجیح دی ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حوالہ دیا ہے جس میں جگہ کی تخصیص نہیں۔ جھوٹی قسم جہاں بھی کوئی کھائے گا عذاب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔

❀ ❀ ❀

اس شمارہ میں

خطاب حضور انور فرمودہ 04 مئی 2025ء بر موقع تقریب تقسیم اسناد
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ یکم اگست 2025 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور بر موقع اجتماع انصار اللہ نیوزی لینڈ 2024ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب، وصایا
اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطاب

خطاب سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ جرمنی، کینیڈا، برطانیہ اور گھانا ۲۰۲۵ء

آج اس خوشی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ آج ہم عملی زندگی میں قدم رکھ کر ایک اَور ہی قسم کا انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے
ہماری ترجیحات ہماری دنیاوی خواہشات نہیں ہوں گی بلکہ روحانی اور علمی ترقی کا حصول ہوں گی
جب یہ ہوگا تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں

سوچیں اور غور کریں! یہ آپ کے ماں باپ کی خواہشات ہیں، یہ آپ کی جامعہ کی انتظامیہ کی خواہشات ہیں، یہی خلیفہ وقت کی خواہش ہے کہ جو جامعہ سے پاس کر کے نکلے ہیں
وہ ایسے ہوں جو حقیقت میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اور جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے میدان عمل میں پورا کردار ادا کرنے والے ہوں
یہ سوچیں کہ کیا جماعت کی خدمت کے لیے آپ حقیقت میں اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں؟
کیا اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لیے آپ پوری طرح علم و معرفت سے اپنے آپ کو پُر کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں یا آئندہ مستقبل میں بھی کرنے کا مصمَّم ارادہ رکھتے ہیں
کیا تربیت کے میدان میں قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں
اور یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ ہم اس کی کوشش کرتے رہیں گے؟

جماعت احمدیہ میں ایک بہت اہم ادارہ مجلس شوریٰ کا ہے
اس کے طریق اور قواعد کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور یہ سمجھیں گے جب قواعد کا آپ کو علم ہوگا تو آپ لوگ عہدیداروں کی بھی راہنمائی کر سکیں گے

آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے اندر سکون پیدا کرنا ہے نہ کہ بے سکونی اور بے چینی

مربیان اپنے آپ کو دیکھیں، آپ ہمہ وقت واقف زندگی ہیں، اپنا جائزہ لیں کہ ہم جو ہمہ وقت ہیں کیا ہم نے وہ معیار حاصل کر لیا ہے جو ایک واقف زندگی کے لیے ضروری ہے
اپنا وہ معیار حاصل کریں جس میں کہہ سکیں کہ میں خدا اور اس کے رسولؐ کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے والا ہوں یا کوشش کرنے والا ہوں

معمولی توجہ سے، محنت سے بھی سند مل جاتی ہے، یہ تو مل گئی آپ کو، اب اس کا حق ادا کرنے کے لیے مستقل ایک کوشش کرنے کی ضرورت ہے

قناعت بھی ایک مربی اور مبلغ کے لیے بہت ضروری ہے، آپ میں قناعت ہونی چاہئے

جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں اور جو اَب میدان عمل میں جانے والے ہیں وہ بھی یہ سوچ کر آج عملی زندگی میں قدم رکھیں
کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہے تو اب ہم نے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے
اور جب یہ ہوگا تو جہاں آپ کے کاموں میں برکت پڑے گی وہاں آپ کے گھروں میں بھی برکت پڑے گی

اپنے آپ کو ہمہ وقت قربانی کے لیے تیار کریں،
یہ عہد ہے جو حقیقت میں خوشی مہیا کرنے والا ہے نہ کہ آج کی سند لینا کیونکہ ایسے لوگوں کے ارادے ہیں، ایسے لوگوں کے عہد ہیں جو پھر دنیا میں انقلاب پیدا کرتے ہیں

جامعہ احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور برطانیہ سے 2024ء جبکہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا سے 2025ء میں فارغ التحصیل ہونے والے مبلّغینِ سلسلہ کی تقریبِ تقسیمِ اسناد سے سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز تاریخی خطاب

فرمودہ مورخہ 4؍مئی 2025ء بروز ہفتہ بمقام جامعہ احمدیہ Haslemere، ہمپشئر، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

الحمد للہ آج آپ لوگ شاہد کی ڈگری لے کر نکل رہے ہیں۔ مختلف جامعات کے پرنسپل صاحبان نے اپنی رپورٹس پیش کیں۔ بڑی خوش کن رپورٹس ہیں اور انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ آئندہ بھی ہم جامعہ کا جو مقصد ہے اس کو پورا کرنے والے ہوں اور وہ حقیقی سپاہی بن کر نکلیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔

اللہ کرے ان کی یہ نیک خواہشات اور دعائیں اور جو رپورٹ میں انہوں نے اظہار کیا ہے اور جو اظہار کرنا چاہتے تھے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں کر سکے وہ پورا ہو۔

یقیناً یہ خوشی کا موقع ہے اور جنہوں نے شاہد کی سند لی ہے وہ خوش ہوں گے۔ اسی طرح ان کے والدین بھی خوش ہوں گے کہ ان کا بیٹا آج جماعت کی خدمت کے لیے، اسلام کا پیغام پھیلانے کے لیے، دینی علم کے ذریعہ تربیت کرنے کے لیے میدان عمل میں آ گیا ہے۔

پس سوچیں اور غور کریں! یہ آپ کے ماں باپ کی خواہشات ہیں۔ یہ آپ کی جامعہ کی انتظامیہ کی خواہشات ہیں۔ یہی خلیفہ وقت کی خواہش ہے کہ جو جامعہ سے پاس کر کے نکلے ہیں وہ ایسے ہوں جو حقیقت میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اور جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے میدان عمل میں پورا کردار ادا کرنے والے ہوں۔

پس اس بات کو ہر فارغ ہونے والے کو سوچنا چاہیے۔

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ تین دن بڑی برکتوں والے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دکھانے والے دن تھے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان تین دنوں میں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا

ایم ٹی اے نے اس دفعہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی جلسے کے آخری دن اعلان کیا تھا کہ دنیا کے تقریباً چھپن ممالک میں ایک سو انیس مراکز کے ساتھ جلسہ کو جوڑا۔

...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے جو اس نے جماعت احمدیہ پر فرمایا ہے کہ ان نئی ایجادات کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔

اُمّت واحدہ بننے کا یہ نظارہ دنیا میں اَور کہیں نظر نہیں آتا

یہاں یہ بات بھی سب شامل ہونے والوں کو یاد رکھنی چاہیے کہ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں کام کرنے والے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کریں۔

اس بات کا شکر کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کام کرنے والوں کے کاموں میں آسانیاں پیدا کیں۔

ان کی مشکلات کو دُور کیا، ان کے ہر کام میں بہتری پیدا کرنے کی اور انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنے کی توفیق دی

اور اس طرح شاملین کے لیے سہولت کے زیادہ سامان میسر ہوئے، بہتر سامان میسر ہوئے

مردانہ جلسہ گاہ میں بھی اور زنانہ جلسہ گاہ میں بھی کارکنان میں ہزاروں بچے بچیاں، لڑکیاں لڑکے، عورتیں مرد شامل ہیں۔

سب لوگوں نے بےنفس ہو کر خدمت کرنے کی توفیق پائی اور یہ سب لوگ شامل ہونے والوں کی شکرگزاری کے مستحق ہیں

مختلف ممالک میں پریس اور میڈیا کے ذریعے کروڑوں افراد تک جلسہ سالانہ کی تشہیر

جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے تاثرات

مکرم عبد الکریم جمال جودہ صاحب آف غزہ فلسطین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم/اگست 2025ء بمطابق یکم/ظہور 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

گذشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ یہ تین دن بڑی برکتوں والے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دکھانے والے دن تھے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان تین دنوں میں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا اور جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمایا اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم بھی اچھا رہا اور تمام پروگرام بڑی خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئے۔ جلسے کی بنیادی کارروائی یعنی تقریروں اور دیگر پروگراموں کے علاوہ تبلیغی اور معلوماتی لحاظ سے مختلف شعبہ جات نے نمائشوں کی جو ترتیب دی ہوئی تھی اس کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا اور اکثر لوگوں کو، احمدیوں کو بھی اپنی معلومات میں مزید اضافہ کی توفیق ملی۔ اسی طرح ایم ٹی اے نے بھی جلسہ کی کارروائی کے درمیانی وقفوں میں مختلف معلوماتی پروگرام دکھائے اور معلومات دیں جن کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسرے ممالک میں بیٹھے ہوئے احمدیوں نے بھی اسے بڑا پسند کیا کہ ہمیں بھی بہت سی نئی باتیں پتہ لگیں اور اسی طرح ایم ٹی اے نے اس دفعہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی جلسے کے آخری دن اعلان کیا تھا کہ دنیا کے تقریباً چھپن ممالک میں ایک سو انیس مراکز کے ساتھ جلسہ کو جوڑا۔

اس رابطے کے ذریعہ دونوں طرف سے لوگ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے ہم یہاں سے انہیں دیکھ سکتے تھے اور وہ وہاں سے براہ راست ہمیں دیکھ رہے تھے۔ محض ٹی وی کی نشریات نہیں تھیں جو وہ سن رہے تھے بلکہ براہ راست رابطہ بھی تھا جس کا بہت گہرا اور اچھا اثر ہوا۔ اس اثر کو صرف یہاں موجود لوگوں نے ہی محسوس نہیں کیا۔ یہاں بھی لوگوں نے اس کو بڑا پسند کیا بلکہ مختلف ممالک میں بیٹھے جلسہ سننے والوں کے جذبات اور احساسات بھی یہی تھے کہ گویا وہ جلسہ گاہ کی مارکی میں بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں۔ ہزاروں میل دور بیٹھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے انہیں یوں جلسہ سننے کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ خود کو وہیں حاضر محسوس کر رہے تھے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے جو اس نے جماعت احمدیہ پر فرمایا ہے کہ ان نئی ایجادات کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ اُمّت واحدہ بننے کا یہ نظارہ دنیا میں اَور کہیں نظر نہیں آتا۔

اس دفعہ عمومی طور پر انتظامات بھی گذشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر تھے اور اکثر نے اس کا اظہار کیا ہے۔ یہاں شامل ہونے والوں نے بھی اور ٹی وی پر مختلف ممالک میں پروگرام دیکھنے والوں نے بھی یہ کہا ہے۔ ایک خاص ماحول تھا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے جو ہر ایک کو غیر معمولی طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ جلسہ پر اللہ تعالیٰ کی خاص برکات نازل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس کے شکرگزار بندے بنو اور جب تم شکر گزاری کرو گے تو میں تمہیں اپنے فضلوں سے اور زیادہ نوازوں گا اور زیادہ فضل تم پر برساؤں گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکر ادا کرو گے، شکرگزار بنو گے تو میں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بننے کے لیے شکرگزاری کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (البقرۃ:159) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت قدردان اور جاننے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو وہ قدردانی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کی قدر کرتا ہے اور اس قدر کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ ان کو اَور نوازتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے اس نے بندوں کا شکریہ تو ادا نہیں کرنا بلکہ اس کا قدر کرنا ہی اس شکرگزاری کی قدر کرنا ہے جو بندے کر رہے ہیں۔ پس وہ علم بھی رکھتا ہے اور اسے پتہ ہے کہ کون حقیقی شکرگزار ہے۔ اگر شکرگزاری حقیقی ہوگی تو وہ مزید نوازتا چلا جائے گا۔ یہ صرف باتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ شکرگزاری کا ایک جذبہ ہونا چاہیے اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت میں بہت پیدا کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا چلا جائے۔

یہاں یہ بات بھی سب شامل ہونے والوں کو یاد رکھنی چاہیے کہ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں کام کرنے والے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کریں۔ اس بات کا شکر کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کام کرنے والوں کے کاموں میں آسانیاں پیدا کیں۔ ان کی مشکلات کو دُور کیا، ان کے ہر کام میں بہتری پیدا کرنے کی اور انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنے کی توفیق دی اور اس طرح شاملین کے لیے سہولت کے زیادہ سامان میسر ہوئے، بہتر سامان میسر ہوئے۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ پہلے میں نے گذشتہ جلسہ کے آخری دن بتایا تھا کہ چھیالیس ہزار سے اوپر حاضری تھی بلکہ لجنہ کی بعد کی جو رپورٹ ہے اس کے اندازے کے مطابق ان کی گنتی صحیح طرح شمار نہیں ہوئی اور انہوں نے بعد میں اپنی گنتی کی جو رپورٹ بھیجی ہے اس کو شامل کیا جائے تو مردوں اور عورتوں کو ملا کر کل تعداد پچاس ہزار بن جاتی ہے کیونکہ وہ کہتی ہیں ہم پچیس ہزار تھیں۔ پس ان پچاس ہزار شامل ہونے والے لوگوں کو شکرگزار ہونا چاہیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کام کرنے والوں کے ذریعہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ انہیں ٹرانسپورٹ کے معاملے میں دقت پیدا نہیں ہوئی۔ کھانے کے معاملے میں دقت پیدا نہیں ہوئی اور جلسہ کے پروگرام سننے کے معاملے میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوئی اور ان کی دیگر مختلف ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ رہائش کا بھی انتظام تھا اور کافی مناسب تھا۔ چنانچہ جو مہمان جماعتی رہائش گاہوں میں ٹھہرے ان کے لیے بہتر انتظام ہوا۔

پس یہ سارے کام جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئے اس پر ہمارا کوئی کمال نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جہاں کام کرنے والے شکرگزار ہوں وہ بھی یہ شکرگزاری کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور ہمارے کاموں کے بہتر نتائج عطا فرمائے وہاں شامل ہونے والوں کو بھی شکرگزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کس طرح سامان مہیا فرمائے کہ بےشمار لوگوں نے جو مختلف طبقوں اور مختلف تعلیمی معیاروں سے تعلق رکھتے تھے سب نے رات دن ایک کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر رضاکارانہ طور پر اپنی ڈیوٹیاں دیں۔

مختلف شعبوں میں جیسا کہ میں نے کہا مردانہ جلسہ گاہ میں بھی اور زنانہ جلسہ گاہ میں بھی کارکنان میں ہزاروں بچے بچیاں، لڑکیاں لڑکے، عورتیں مرد شامل ہیں۔ سب لوگوں نے بےنفس ہو کر خدمت کرنے کی توفیق پائی اور یہ سب لوگ شامل ہونے والوں کی شکرگزاری کے مستحق ہیں۔

اسی طرح کینیڈا اور آسٹریلیا سے بھی خدام بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے انہوں نے جلسہ سے پہلے بھی جلسہ کے کام میں مدد کی، جلسہ کے دوران میں بھی اور بعد میں بھی وائنڈ اپ میں مدد کر رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فرمایا کہ میرے فلاں بندے نے تم پر احسان کیا تھا اور تم نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا تو بندہ کہے گا اے اللہ! احسان تو تُو نے مجھ پر کیا تھا میں نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے اور کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں میں نے اس بندے کے ذریعہ سے تم پر احسان کیا تھا اور تمہارے کام ہوئے تھے۔ اس لیے اس بندے کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

(ماخوذ از مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 233 کتاب البر والصلۃ باب شکر المعروف……حدیث 13634 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پس اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کے ان کاموں کی جو اس کی خاطر کیے جا رہے ہوں اس قدر قدر کرتا ہے کہ فرماتا ہے ان کا شکریہ ادا کرو اور ہم سے بھی یہی چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندوں کے شکرگزار بنیں تا کہ پھر ایک ایسا ماحول پیدا ہو جو مکمل طور پر شکرگزاری کا ماحول ہو جس میں ہر طرف سے شکرگزاری ہو رہی ہو اور یہی چیز ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔ یہ سب کام کرنے والے لوگ جیسا کہ میں نے کہا شکرگزاری کے مستحق ہیں۔ غیروں پر بھی اس کا بہت اثر ہے۔ ان کے جذبے کو دیکھ کر ان پر اثر ہوتا ہے۔ حیران ہو رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح بچے بھی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں، پانی پلا رہے ہیں۔ روٹی پکانے، مہمان نوازی اور مختلف جگہوں پر صفائی وغیرہ پر کس طرح خوشی سے کام کر رہے ہیں۔ یہاں آئے ہوئے مہمانوں کے جو تاثرات ملے ہیں ایک نہیں بلکہ کئی تاثرات ایسے ہیں کہ ہم نے مختلف کام کرنے والوں سے پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں؟ ہمارا خیال تھا کہ جس طرح وہ کام کر رہے ہیں وہ شاید کوئی مزدوری وغیرہ کرتے ہوں گے۔ کسی نے بتایا کہ میں ایک فرم میں ایک افسر ہوں۔ کسی نے بتایا کہ میں پڑھاتا ہوں۔ کسی نے کہا میں پی ایچ ڈی کا طالبعلم ہوں۔ کسی نے پی ایچ ڈی کی کوئی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے، تو اس طرح کا جذبہ رکھنے والے موجود ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

پس یہ بات اس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ سب شامل ہونے والے ان لوگوں کے شکرگزار ہوں اور کارکنوں کو بھی اس بات پر شکرگزار ہونا چاہیے کہ اگرچہ سارا سال انہیں تبلیغ یا جماعت کا پیغام پہنچانے کا اس طرح موقع نہیں ملتا جو اس کا حق ہے لیکن یہاں جلسے پر ڈیوٹیاں دیتے ہوئے ان کی ملاقات مختلف لوگوں سے ہوتی ہے۔ یہاں غیر بھی آتے ہیں۔ مختلف ممالک سے ایسے لوگ آتے ہیں جن کا جماعت سے ابتدائی تعارف ہوتا ہے اور وہ یہ دیکھنے آ رہے ہوتے ہیں کہ کیا واقعی یہ لوگ وہی ہیں جو یہ کہتے ہیں اور جب وہ ان کارکنوں کو جو مختلف پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں اس طرح کام کرتے دیکھتے ہیں اور ہر ایک عام مزدوروں والا کام کر رہا ہوتا ہے تو ان کو دیکھ کر ان پر اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ایک خاموش تبلیغ ہے جس کا وہ اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ اس اظہار کے چند نمونے پیش کروں گا کیونکہ بےشمار نمونے ہیں۔ بےشمار لوگ مجھے اپنی رائے بھیج رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔ جہاں وہ جلسے کی تقریروں سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں وہاں ہمارے کارکنوں کے کاموں اور بچوں کے رویوں سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ پس یہ خاموش تبلیغ اور اسلام کا حقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ ۚ ﴿سورۃ الانفال:۲﴾

وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔

تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

اسی طرح جو نئے آنے والے یعنی جماعت میں شامل ہونے والے ہیں یا وہ پہلی دفعہ یہاں آتے ہیں تو ان کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ کس طرح عزت و احترام سے ان کی مہمان نوازی کی جا رہی ہے؟ کس طرح ان لوگوں سے یہاں کے لوگ پیش آ رہے ہیں؟ پس یہ بہت اہم چیز ہے اور اس پر ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

بعض آرا جیسا کہ میں نے کہا پیش کرتا ہوں۔

روڈریگز آئی لینڈ کی پولیس فورس کے اسسٹنٹ کمشنر یہاں آئے ہوئے تھے مسٹر منوج لوچن صاحب کہتے ہیں: میں نے پولیس کمشنر اور ڈویژنل کمانڈر کی حیثیت سے بہت سی سرکاری اور سماجی تقریبات میں حصہ لیا ہے لیکن جلسے کے دنوں میں جو میں نے دیکھا ہے وہ ایک واقعی مثالی چیز تھی۔ تنظیم اور نظم و ضبط کا ایک انمول سبق تھا۔ دس ہزار رضاکاروں کی موجودگی ایک عجیب معجزہ تھا۔ ہر کسی نے بےمثال لگن کے ساتھ شانہ بشانہ خدمت کی۔ میں نے ایک رضاکار کو دیکھا۔ اس کا ہاتھ زخمی تھا۔ اگرچہ پٹی میں لپٹا ہوا ہاتھ تھا لیکن مسکراہٹ کے ساتھ دوسروں کی خدمت کر رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں ڈاکٹروں، آئی ٹی پروفیشنلز، بزنس مین، پی ایچ ڈی ہولڈرز سے ملا سبھی عاجزی اور عزم کے ساتھ خدمت کے کام سرانجام دے رہے تھے۔ وہ ڈرائیور جو ہمیں جلسہ سالانہ لے کر گیا جب میں نے اس سے اس کا پیشہ پوچھا تو اس نے کہا کہ اس نے بائیوکیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ اس کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ کمیونٹی کے مقصد کے لیے ایسی عقیدت اور عاجزی میں نے اپنی زندگی میں کبھی تجربہ نہیں کی۔ پھر کہتے ہیں: پروگرام بہت اچھا تھا۔ سکیورٹی کا انتظام بہت اچھا تھا۔ بہرحال ہر چیز نے میرے پہ ایک گہرا اور دیرپا اثر چھوڑا ہے اور میں واپس اپنے ملک لوٹ رہا ہوں لیکن میرے پاس اپنے ساتھی پولیس اہلکاروں اور خاندان کے افراد میں بانٹنے کے لیے بہت کچھ ہے جو یہاں سے میں یادیں لے کے جا رہا ہوں۔

بیلجیم کے ایک مہمان HansNoot صاحب جو کہ انسانی حقوق کی تنظیم ایچ آر ڈبلیو ایف (HRWF) کے نمائندے ہیں جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ غیر معمولی اجتماع کا حصہ بننا میرے لیے حقیقی خوشی تھی۔ یہ محض ایک یادگار تجربہ ہی نہیں بلکہ آپ کی گرمجوشی اور عمدہ مہمان نوازی کے باعث یہ گہرے اثرات چھوڑنے والا تجربہ بن گیا ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ایک اجتماع کا انتظام جس میں ہزاروں افراد کئی دنوں تک شریک رہے یقیناً ایک غیر معمولی کامیابی ہے۔ رضاکاروں سے گفتگو کے دوران مجھے معلوم ہوا کس طرح ہر شعبہ کئی مہینے قبل سے تیاری کا آغاز کرتا ہے۔ ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں اور افراد کو نہایت واضح طریقے سے تربیت دی جاتی ہے۔ مجھے صرف انتظامی مہارت نہیں بلکہ اس کے پیچھے موجود اخلاقی بنیاد بھی متاثرکن لگی۔ تربیت دینے والے صرف ضوابط کی وضاحت نہیں کرتے بلکہ اللہ اور انسانیت کی خدمت عاجزی اور ہر مہمان کی عزت و تکریم جیسی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ اقدار ہر ذمہ داری میں نمایاں تھیں۔ کار پارک میں راہنمائی کرنے والے، ٹائلٹس صاف کرنے والے، کھانا پیش کرنے والے، رجسٹریشن کرنے والے یا سکیورٹی پر بیگز چیک کرنے والے ہر فرد نے اپنی ذمہ داری کو وقار اور شفقت سے ادا کیا۔ ایک غیر جماعتی مہمان کے طور پر میں نے انتہائی مربوط نظام دیکھا اور نہ ہی کسی بڑے مسئلے یا تصادم کا مشاہدہ یا ذکر سنا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی جماعت نے امن اور عدم تشدد کی عملی تربیت کو گہرائی سے اپنا لیا ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ جو نمایاں پہلو میں نے دیکھا وہ تعلیم اور فکری ترقی کے لیے آپ کی جماعت کی سنجیدگی ہے۔ جلسے کے دوران نمایاں کارکردگی کرنے والے طلبہ کے اعلان ہوئے اور یہ اقدام ذاتی ترقی اور علم کے احترام کی عکاسی کرتا ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ جلسہ کے دوران میں نے بارہا حقیقی ہمدردی کے مظاہرے دیکھے۔ والدین کی اپنے بچوں سے شفقت، گروپ لیڈروں کا اپنی ٹیم کی خبرگیری، رضاکاروں کا ازخود مدد کے لیے آگے بڑھنا، مہمانوں سے چاہے اجنبی ہی کیوں نہ ہوں پوچھنا کہ آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟ اور عمومی طور پر لوگ اپنی ذمہ داریوں سے بڑھ کر خدمت کرتے نظر آئے اور پھر یہ کہتا ہے کہ یہ دیکھ کر میں خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا کہ آپ کی جماعت روحانی تجدید اور فکری وسعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ آج بھی انسانوں سے کلام فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت کو چھوڑ نہیں دیا بلکہ صالح قیادت اور الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کام جاری رکھا ہوا ہے۔

برازیل سے صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر یوری مورا (Yuri Moura) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے جلسہ پر اسلام کی پُرحکمت تعلیمات جان کر دلی مسرت ہوئی۔ نمازوں کا نظارہ انتہائی روح پرور تھا۔ اسی طرح جو نظمیں پڑھی گئیں وہ دل میں اترتی چلی گئیں۔ یہ میرے لیے ایک ناقابل فراموش تجربہ تھا اور مہمان نوازی پر خلیفۂ وقت کا خطاب جو تھا اس نے بھی مجھ پر اثر کیا اور یہ حیرانی ہوئی کہ عارضی انتظام تھا اور چھیالیس ہزار لوگ یہاں جمع ہوئے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے چھوٹے بچوں کو دیکھا وہ خود اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ لوگوں کو پانی پیش کرنے کی خدمت سرانجام دیں۔ خدمت خلق اور قربانی کا یہ جذبہ تربیت یافتہ دلوں میں ہی ہو سکتا ہے اور پھر اس سے بھی متاثر ہوا کہ احمدی واقعۃً محبت کرنے والے باادب اور مخلص لوگ ہیں اور یہ ایک ایسی جماعت ہے جو انسانوں، قوموں اور مذہب کے درمیان دوریاں پیدا کرنے کی بجائے محبت اور پیار سے دلوں کو جوڑنے کا درس دیتی ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جماعت احمدیہ جو تعلیم دیتی ہے اس پر عمل کرتی ہے جو کہ دنیا کے لیے ایک مثال ہے اور کہتے ہیں مجھے بھی یہ باتیں دیکھ کر میرے دل کو بڑی تقویت پہنچی ہے اور میرے خیالات بھی انسانیت کے لیے

مزید بہتر ہوئے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا مذہب میرے مذہب سے مختلف ہوسکتا ہے لیکن یہ بہر حال ایک ایسا دین ہے جو انسانوں کو الگ نہیں کرتا بلکہ جوڑتا ہے اور میری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ اس روشنی کے مینار بنے رہیں۔ جماعت احمدیہ برازیل میں اور دنیا بھر میں سلامت رہے اور ترقی کرتی رہے۔ میں لوگوں کو خاص طور پر برازیلین افراد کو کہنا چاہوں گا کہ وہ جماعت احمدیہ کو آکر دیکھیں کہ احمدی دنیا بھر میں روحانی، مذہبی، علمی اور انسانی میدانوں میں کس طرح اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

پھر روستیو کارٹس صاحبہ ہیں۔ یہ چلّی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیتھولک یونیورسٹی میں تھیولوجی اور انٹرفیتھ ڈائیلاگ کی پروفیسر ہیں۔ مختلف بین المذاہب تقریبات میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ اس سال جلسہ میں شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں جلسہ جیسی تقریب جس میں اس عمدگی کے ساتھ گہرائی میں ہر پہلو کا انتظام کیا گیا ہے یہ ایک بے مثال تقریب ہے۔ موصوفہ نے بیان کیا کہ پہلے دن ان کی کوشش تھی کہ جس حد تک ممکن ہو کم سے کم کھایا اور پیا جائے تا کہ واش روم جانے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ موصوفہ کا خیال تھا کہ اس قدر بڑے مجمع کے پیش نظر جس طرح دنیاوی میلوں میں ہوتا ہے، یہی حال اس جلسہ میں ہوگا۔ واش روم وغیرہ گندے ہوں گے اور قابل استعمال نہیں ہوں گے، مشکل پیش آئے گی۔ بہر حال جب موصوفہ کو ضرورت محسوس ہوئی تو کہتی ہیں ان کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے بعد میں ہمارے نمائندے کو کہا جس کے ساتھ وہ تھیں کہ آپ لوگوں کی صفائی کا معیار بے مثال ہے اور واش رومز ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا کوئی انہیں استعمال ہی نہیں کرتا۔ بعض لوگوں نے شکایت بھی کی ہے کہ غسل خانے گندے تھے لیکن ہمارے احمدی لوگ ہیں جو شکایت کرنے والے ہیں حالانکہ احمدیوں کو تو میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ وہ خود مدد کر دیا کریں صفائی کرنے والوں کی اور خود جب استعمال کرتے ہیں تو اس کے بعد اچھی طرح صفائی کر کے آیا کریں۔ اگر ہر احمدی خود اس طرف توجہ دے تو یہ معیار اَور بہتر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح موصوفہ نے جماعت کی باہمی اخوت اور وحدانیت کے بارے میں ذکر کیا کہ ہم Latin امریکہ سے آئے ہوئے غیر از جماعت مہمان بھی آپ لوگوں کے رنگ میں رنگین ہو گئے ہیں۔ آپ کے جلسہ کے ماحول کے زیر اثر ہم میں بھی یہی روح قائم ہوگئی ہے۔ جلسہ سے پہلے ہم ایک دوسرے کو جانتے نہ تھے اور جلسے کے طفیل اب ایسے محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم ایک فیملی ہیں۔

بینن سے ایک مہمان خاتون چابی آدم تارو (Chabi Adam Taro) صاحبہ آئی تھیں۔ منسٹر برائے سوشل افیئرز رہ چکی ہیں۔ اس وقت نیشنل اسمبلی کی پریذیڈنٹ کی پولیٹیکل ٹیکنیکل ایڈوائزر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ کہتی ہیں میرا پہلا تجربہ ہے کہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہی ہوں۔ میں اس روحانی اجتماع میں شرکت کرنے پر بہت شکر گزار ہوں جسے احمدیہ مسلم جماعت نے نہایت عمدہ طریقے سے منظم کیا ہے۔ میرا بڑا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا، استقبال کیا گیا۔ بڑا نظم و ضبط تھا۔ ساری ٹیموں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا اور خلیفۂ وقت کے پیغامات نے اس تقریب کو مزید بلند کر دیا اور میں بہت کچھ یہاں سے سیکھ کے جا رہی ہوں۔ یہاں جلسہ سالانہ اتحاد کا بھی مظہر ہے۔ یہاں مختلف زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے بھائی اور بہنیں اکٹھے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کے ایک ہی پیغام میں جڑے رہتے ہیں۔ اور پھر کہتی ہیں کہ میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور قومی اسمبلی کے صدر اور بینن کی عوام کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اتنی گرمجوشی سے میرا انتظام کیا، استقبال کیا اور سلوک کیا۔

ایک مہمان گاستن اکمفو (Gaston Ocampo) ارجنٹائن سے تعلق رکھتے ہیں۔ پرتگال میں اس وقت رہائش رکھتے ہیں۔ آئی پی ڈی اے ایل (IPDAL) ایک معروف تھنک ٹینک ہے اس کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ کیتھولک ہیں لیکن اسلام میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران مجھے آپ کی جماعت کی بہت سی خوبیاں دیکھنے کا موقع ملا جن میں مجھے سب سے بڑھ کر یہ پہلو پسند آیا کہ آپ کے نوجوان اپنے دین سے وابستہ ہیں اور اپنی تعلیمات پر پختگی سے عمل پیرا ہیں۔ کہنے لگے کہ ہمارے معاشرے میں اکثر رسمی عیسائی ہیں اور اپنی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ اسی طرح ہماری کیتھولک تقریبات میں اکثریت بڑی عمر کے طبقہ کی ہوتی ہے جبکہ آپ کے جلسہ میں نہ صرف شاملین بلکہ اہم خدمات بھی نوجوانوں کے سپرد کی گئی ہیں۔ کہتے ہیں مجھے ایک طرف تو یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا اور ساتھ ہی بحیثیت کیتھولک شرم بھی آئی کہ ہم میں وہ ڈسپلن کا معیار قائم نہیں جو آپ لوگوں میں ہے۔ اور آپ کے خلیفہ کی یہ لوگ جو عزت کرتے ہیں اور جس طرح احترام کرتے ہیں، جس طرح ان سے تعلق کا اظہار کرتے ہیں وہ بھی ایک مثالی ہے۔

اٹلی سے ایک مہمان جارجیا کیوئلے (Giorgia Lacuele) صاحبہ ہیں۔ یورپین پارلیمنٹ کی اٹلی میں سرکاری پریس ایجنسی کی ڈائریکٹر ہیں۔ کہتی ہیں میں نے سوچا کہ یہ محض ایک مذہبی اجتماع ہوگا لیکن میں غلط تھی۔ جلسہ سالانہ ایک حقیقی جذباتی تجربہ ہے جو روح پر گہرا نقش چھوڑتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ایک ایسی دنیا میں داخل ہو گئی ہوں جہاں ایمان، بھائی چارہ اور روحانیت ایک محسوس ہونے لگے جو آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کے مختلف کونوں سے آئے ہوئے ہزاروں لوگوں کا ایک ہی مقصد کے لیے جمع دیکھنا، اللہ اور انسانیت سے تعلق مضبوط کرنا میرے لیے نہایت متاثر کن تجربہ تھا۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ شاندار تنظیم تھی اور یہ کہ سب کچھ رضا کاروں کے ذریعہ انجام پا رہا تھا جن میں بچے نوجوان مرد اور خواتین سب شامل تھے اور سب نہایت مہربان اور خوش اخلاق تھے۔ یہ سب جماعت احمدیہ کے اصل پیغام امن خدمت اور بے لوث محبت کی عملی تصویر ہے اور پھر کہتی ہیں ایک چیز جو ہمیشہ میرے دل میں نقش رہے گی وہ دعا کا ایسا لمحہ ہے جس میں شرکت کا موقع ملا۔ یہ خاموشی گہرے معانی اور تعلق سے بھرپور تھی۔ کہتی ہیں میرے لیے جلسہ سالانہ صرف ایک تقریب نہیں بلکہ یہ خود احتسابی اور دوسروں سے سلوک کے بارے میں سوچنے کی دعوت تھی۔ غیروں پر بھی اس طرح اس کا اثر ہوتا ہے۔

کیپ ورڈے آئی لینڈ (Cape Verde Island) کے دارالحکومت ''پرایا'' کے وائس میئر فرنینڈ و پینٹو (Fernanda Jorge Taraves Pinto) صاحب جلسے پہ آئے۔ کہتے ہیں جلسہ کے متعلق اپنے جذبات کا الفاظ سے اظہار نہیں کر سکتا۔ میری پینسٹھ سال عمر ہے اور میں نے دنیا میں بڑی بڑی کانفرنسیں attend کی ہیں مگر جلسے جیسی بڑی اور منظم کانفرنس کہیں نہیں attend کی جہاں چھیالیس ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے اور ہر ایک فرد ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے مل رہا تھا اور سب لوگ ایک فیملی کا حصہ لگ رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں امن کے لیے خدا کی ضرورت ہے۔ میری خواہش ہے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام ہمارے ملک میں پھیلے۔ ہمارے لیڈرز تک بھی یہ پیغام پہنچے۔ ہمارے ملک میں بھی جماعت احمدیہ کے مشن کھلیں۔ اور کہتے ہیں میں نے امام جماعت کی تمام تقریریں سنی ہیں۔ میرے دل کو انہوں نے چھوا ہے اور یہ پیغام دنیا کے سب لیڈروں کو بھی سننا چاہیے تا کہ ان کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔

بیلیز سے نومبائع اینتھن ماریانو صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کے اور خلیفہ وقت سے مل کر میرا یقین بہت بڑھ گیا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ میں خلیفہ وقت کا اپنی آخری سانس تک وفادار رہوں گا اور میں خلافت سے محبت کرتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ مغربی معاشرہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اگر کوئی آپ کے لیے کچھ کر رہا ہے تو بس کرنے دو۔ مگر یہاں ہر شخص اس کوشش میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدمت کرے تا کہ زیادہ برکت حاصل ہو۔ ہر کوئی اپنی حد سے بڑھ کر مدد کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ عمر یا نسل کی کوئی پروا نہیں۔ سب ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں سے بات چیت کے دوران یہ بات واضح ہوئی کہ یہاں لوگ خدمت خلق کو اپنے پیشوں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ اپنی ملازمتیں چھوڑ کر ان برکتوں کو حاصل کرنا زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کے بعد میری زندگی میں جو تبدیلی آئی وہ حیرت انگیز ہے۔ خلافت کی قدر نہ جاننے سے لے کر اپنے دل میں خلیفہ وقت کے لیے شدید محبت ہونے تک کا سفر واقعی قابل ذکر ہے۔ مجھے پہلے قدر نہیں تھی خلافت کی لیکن اب بڑی محبت ہے مجھے خلافت سے۔ کہتے ہیں بیلیز میں تو ذرا سے چند لوگ اکٹھے ہوں تو جھگڑا ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارے شہر کی آبادی پچاس ہزار ہے اور یہاں بھی اس کے قریب لوگ شامل تھے لیکن بالکل امن تھا۔ کہتے ہیں بڑا منظم انتظام۔ بڑی باریکی سے سوچا گیا ہر انتظام۔ بچوں کا پانی پیش کرنا، نوجوانوں کا پارکنگ میں گاڑیوں کی قطاریں لگوانا، کھانے کی تقسیم اور صفائی، ہر شخص پوری لگن اور محبت سے کام کر رہا ہے۔ یہ سب دیکھنا بہت متاثر کن ہے۔ اعلیٰ پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی بغیر کسی اَنا کے خدمت میں مصروف ہیں صرف اس لیے کہ وہ خدمت کرنا چاہتے ہیں اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ نوجوانوں سے بات کر کے یہ بات بھی سامنے آئی کہ سب تعلیم پر بہت توجہ دے رہے ہیں۔

چیک ریپبلک سے ایک سینیئر پروفیسر پیٹر پیلیکان (Petr Pelikan) جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ چیک ریپبلک میں اسلامیات اور علم الفقہ کے ماہر ہیں۔ حکومتی سطح پر مختلف شعبوں پر فائز ہیں۔ مختلف مضامین میگزینز اور اخبارات میں لکھتے ہیں اور بنیادی طور پر یہ سنی مسلمان ہیں۔ کہتے ہیں اس دفعہ میرا دوسرا جلسہ ہے۔ پہلے میں جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا تھا اور یہاں بھی وہی اعلیٰ معیار میں نے دیکھا جو پہلے میں نے دیکھا تھا لیکن یہاں ایک زائد چیز تھی جو خلیفہ وقت کی موجودگی تھی جس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ کہتے ہیں میں نے دنیا میں بہت سے اجتماعات اور نمائشیں دیکھی ہیں لیکن اس درجے کی یکجہتی، محبت اور پُرامن فضا پہلی بار دیکھی ہے۔ یہاں ہر فرد کے چہرے پر مسکراہٹ اور خدمت کا جذبہ نمایاں تھا جو کہ احمدیہ جماعت کی اعلیٰ تربیت کا مظہر ہے۔ کہتے ہیں جو پہلا خطاب تھا خلیفہ وقت کا وہ بھی میرے لیے غیر متوقع اور حیرت انگیز تجربہ تھا۔ انہوں نے بڑی حقیقت پسندی سے ساری باتیں کیں اور مہمانوں کے بارے میں بتایا کہ کس طرح ان کا خیال رکھنا ہے۔ ان کا دل شیشے کی طرح ہوتا ہے ان کا خیال رکھنا ہے اور پھر لوگوں نے اس طرف توجہ بھی دی اور واقعی خیال رکھا۔ پھر کہتے ہیں سیکیورٹی کے انتظامات بھی اچھے تھے اور ہر جگہ بڑے منظم طریقے سے کام ہوئے اور حیران کن تھا کہ بغیر کسی رکاوٹ کے یہ سارا کام smoothly چل رہا ہے۔ کہتے ہیں میرے خیال میں دوسروں کو بھی یہاں ضرور آنا چاہیے تا کہ خود آ کر اس بھائی چارے کے ماحول کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اور محسوس کر سکیں کہ کس طرح محبت، اخوت اور امن یہاں کی فضا میں رچا بسا ہے۔ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جو ہر شخص کو کم از کم ایک بار ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ کہتے ہیں کہ یہ تجربہ مجھے اس بات پر قائل کرتا ہے کہ

ارشاد باری تعالیٰ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ‌ ۖ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

﴿سورۃ الانفال:۲﴾

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو

طالب دعا: SUJAUDDIN SK صاحب مرحوم، شیخ شمس الدین صاحب مرحوم (KHARAGPUR صوبہ بنگال)

احمدیہ جماعت کا مستقبل روشن ہے۔ اس جلسہ نے میرے دل میں اسلام کے متعلق مزید گہرائی اور وسعت پیدا کی ہے۔ اگرچہ میں خود سنی مسلمان ہوں مگر میں نے کبھی احمدی بھائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھا۔ یہاں مجھے مختلف زبانوں میں احمدی علماء اور بھائیوں سے روبرو گفتگو کا موقع ملا جنہوں نے نہایت خلوص سے مجھے جماعت کے عقائد اور نظریات سے آگاہ کیا۔ یہ میرے لیے نہ صرف ایک مسلمان کے طور پر بلکہ چیک ریپبلک میں پروفیسر ہونے کی حیثیت سے بھی بہت اہم ہے۔ کہتے ہیں رضا کاروں سے بھی مجھے بات کرنے کا موقع ملا جن میں بڑی عمر کے بھی تھے، جوان بھی تھے اور ان سب سے میں نے پوچھا کہ کیوں یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟ تو ہر ایک کا جواب کم و بیش ایک ہی تھا کہ ہم یہ خدمت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا، مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خاطر اور اپنی روحانی ترقی اور اصلاح کے لیے انجام دیتے ہیں۔ ایک خادم نے بتایا کہ وہ گذشتہ پندرہ سال سے اس شعبہ میں خدمت کر رہا ہے اور جب سے وہ طفل تھا تب سے ہر سال جلسہ کے ایام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے وقف کرتا آیا ہے۔ یہ سب خدمات وہ بغیر کسی دنیوی معاوضے یا صلے کے انجام دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہی وہ اعلیٰ روحانی تربیت ہے جو خلافت نے ان کے دلوں میں راسخ کر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر کارکن اخلاص، ایثار اور محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ میرے دل میں ان مخلص رضا کاروں کے لیے بے حد احترام اور عقیدت ہے جو ہر موسم، ہر حالت میں بے لوث ہو کر اپنی توانائیاں پیش کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بطور پروفیسر میرے لیے یہ امر بھی خوشگوار اور حیرت انگیز تھا کہ جماعت احمدیہ تعلیم و تدریس کو کس قدر اہمیت دیتی ہے۔ بک سٹالز پر کئی گھنٹوں تک میں نے وقت گزارا۔ مختلف کتب کا بغور مطالعہ کیا۔ ان کے معیار، مواد اور علمی انداز کو نہایت عمدہ اور قابل ستائش پایا۔ یہ ایک حیرت انگیز اور متاثر کن علمی خدمت ہے اور اسی طرح کے ان کے پاس احساسات و خیالات ہیں۔

فرنچ گیانا سے نومبائعہ امینہ مالا سنگھ (Amina Mala Singh) کہتی ہیں جلسہ کے دوران سب سے زیادہ دل کو چھو لینے والی بات لوگوں کا اخلاق اور ان کی مہمان نوازی تھی۔ اگر آپ تھکے ہوئے ہوں اور بیٹھنے کی جگہ درکار ہو تو وہ لوگ جو پہلے سے بیٹھے ہوتے تھے فوراً اٹھ کر اپنی جگہ دے دیتے۔ ایک عجیب سا سکون اور آزادی کا احساس تھا۔ ایک روحانی فضا جو بیان سے باہر ہے اور سب سے زیادہ مؤثر لمحہ وہ تھا جب میں نے خلیفہ وقت کو دیکھا اور ملاقات کی۔ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ابتدا میں ہی خلافت سے تعلق اور وفا کا اظہار، یہ سب باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی پیدا کی ہوئی ہیں کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا۔

بلغاریہ سے بھی ایک نومبائعہ ایولینا (Ivelina) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میں اپنے گھر میں اکیلی احمدی ہوں۔ میں نے احمدیت کو بہت گہرائی سے پڑھا اور تین سال کی تحقیق کے بعد قبول کیا۔ یہ میرا یوکے کا پہلا جلسہ ہے۔ یہ ایک نہایت روحانی جلسہ تھا۔ اگرچہ میں طویل عرصہ سے اس موقع کا انتظار کر رہی تھی کہ یوکے کا جلسہ خود دیکھوں جو یہاں کا سب سے بڑا جلسہ ہے کیونکہ خلیفۃ المسیح اس میں شامل ہوتے ہیں اور خطاب بھی کرتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ ان بابرکت دنوں کے دوران میں نے ایک بے مثال روحانی فضا کو محسوس کیا اور اس کا حصہ بننے کی توفیق پائی۔ خدا کے فدائیوں کے درمیان رہ کر میرا اپنا تعلق بھی خدا تعالیٰ سے اَور زیادہ مضبوط ہوا۔ بھائی چارے کا جذبہ اور اعلیٰ اخلاق اور روحانی معیار جو ہر پہلو میں نظر آیا میرے دل پر گہرا اثر چھوڑ گیا۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان تمام کارکنان، رضا کاروں اور منتظمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کے لیے انتھک محنت کی۔ میرا تجربہ نہایت شاندار رہا اور بڑا متاثر کن تھا کہ کس قدر باریک بینی سے مہمانوں کی سہولت اور آرام کا خیال رکھا گیا۔ کہتی ہیں اس بابرکت جلسہ کے اختتام پر میں گھر واپس ایسے ایمان کے ساتھ لوٹوں گی جو پہلے سے زیادہ مضبوط ہے اور ایسے علم کے ساتھ جو زیادہ صحیح ہے اور اس یقین کے ساتھ کہ میرا تعلق اب حقیقی اسلام سے ہے۔ میرے لیے سب سے زیادہ اثر انگیز لمحہ وہ تھا جب خلیفۃ المسیح کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں خطاب ہوا جس کا وعدہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگرچہ میں اس موضوع پر پہلے بھی غور کر چکی تھی لیکن خلیفہ وقت کے الفاظ نے مجھے نئی بصیرت دی ہے اور مجھے نئے زاویے دکھائے ہیں جو پہلے میرے سامنے نہیں آئے تھے۔ اور کہتی ہیں یہ خطاب ان الزامات اور شکوک و شبہات کا بھرپور اور مدلل جواب تھا جو بعض مخالفین کی طرف سے خاتم النبیین کے بعد کسی کے آنے کے امکان پر کیے جاتے ہیں۔ یہ تقریر میرے فہم کو وسعت دینے والی، میری بصیرت کو گہرا کرنے والی اور میرے نقطہ نظر کو مزید جامع کرنے والی بنی ہے اور پھر کہتی ہیں کہ ایک اَور تقریر جس نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے وہ ہے قرآن مجید کے خدا کی طرف سے ہونے کے دلائل۔ یہ سن کر کہ موجودہ دَور کے اعتراضات کو کس قدر منطقی مدلل اور واضح انداز میں ردّ کیا گیا ہے مجھے نہ صرف دلی سکون ملا بلکہ ایک نیا اعتماد بھی حاصل ہوا کہ جب بھی کسی محفل میں قرآن کریم کی سچائی پر حملہ کیا جائے تو میں بھی اب ان الزامات کا دفاع کر سکوں۔ تو یہ نیا جذبہ ہے جو ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکّل کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں، اَے میرے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تُو مجھے گمراہی سے بچا، تُو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جِنّ و انس سب کیلئے فنا مقدّر ہے۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

طالب دعا: شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

برازیل سے ایک مہمان ایگور لوکاس (Igor Lucas) ایک صحافی ہیں اور ممبر صوبائی پارلیمنٹ کے سیکرٹری ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے پروگراموں میں وقت کی پابندی قابل تعریف تھی۔ یہ بہت خوبی کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کی مہمان نوازی اور خلوص دل انتہائی متاثر کن ہے۔ کھانے سے لے کر باتھ رومز کے استعمال تک، آمد و رفت سے لے کر جلسہ گاہ کے داخلی و خارجی راستوں تک مہمانوں کو ہمیشہ ترجیح دی جاتی۔ یہ ماحول انسان کو یکجہتی اور ایثار کا سبق دیتا ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہیں اس بات نے بھی مجھے متاثر کیا کہ کھانے کے ضیاع سے بچنے کی سنجیدگی سے کوشش کی جاتی ہے لیکن خوراک بہت فراخدلی سے ہر فرد تک پہنچائی جاتی ہے۔

انڈونیشیا کے ایک مہمان گومار گلتوم ہیں۔ یہ پادری ہیں۔ کمیونین آف چرچز انڈونیشیا کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ کہتے ہیں میں احمدیت کو جانتا تھا لیکن اس جلسے کے ذریعہ میں نے بہتر طریقے سے سمجھا کہ احمدیت ایک روحانی تحریک ہے جو قادیان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے شروع ہوئی تھی اور اب یہ ایک عالمی روحانی تحریک بن چکی ہے۔ میں نے دیکھا کہ کیسے مختلف ممالک سے احمدی احباب اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے ایک ہی جذبے کے ساتھ حاضر ہوئے۔ کہتے ہیں متاثر کن بات یہ تھی کہ انسان کے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو گہرا بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے بہت سے لوگ نظرانداز کر دیتے ہیں لیکن یہاں یہ بنیادی چیزیں بن جاتی ہیں۔ اور اس طرح کے ان کے تاثرات ہیں۔

آئس لینڈ سے ایک مہمان نند کیسورو (Nandkisore) صاحب یونیورسل پیس فیڈریشن کے چیئرمین ہیں۔ کہتے ہیں متی 16:7 میں لکھا ہے کہ تم ان کے پھلوں سے انہیں پہچان لو گے۔ یہ الفاظ میرے لیے جلسہ سالانہ 2025ء کے دوران نہایت مؤثر اور زندہ حقیقت بن کر سامنے آئے۔ شاملین جلسہ کے چمکتے اور خوشی سے بھرپور چہروں کو دیکھ کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ میری نظر میں یہ اس بات کی واضح علامت تھی کہ خداوند ان بندوں کی اکائی دیکھ کر خوش ہے جو اس کی رضا کی تلاش میں جمع ہوئے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے ایک کارکن نے جو افریقہ میں انسانی ہمدردی کی خدمت سرانجام دے رہے تھے بتایا کہ یہ خدمت نہ صرف دوسروں کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ اسے اللہ کے قریب بھی لے جاتی ہے۔ یہ ایمان کو عملی طور پر ظاہر کرنے کی ایک طاقتور یاددہانی ہے۔ اور اس طرح کے ان کے بہت سے تاثرات ہیں۔

قازقستان سے ایک غیر از جماعت مہمان صالح (Sauley) صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا تعلق قازقستان سے ہے۔ مجھے پہلی مرتبہ جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ مجھے بہت سی دنیاوی تقریبات اور کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا ہے لیکن یہاں شاملین کی تعداد نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پھر یہ بھی کہ اس قدر زیادہ لوگ جو مختلف ممالک سے محض خیر و بھلائی کے لیے آئے تھے۔ ان کا مقصد ہی صرف بھلائی کے الفاظ سننا تھا اور یہ کہ دنیا میں لوگ امن اور آشتی کے ساتھ کیسے رہیں نیز یہ کہ نفرت کے جذبات کو دنیا سے کیسے دور کیا جائے اور کیسے دنیا میں پیار و محبت کا بول بالا ہو۔ پھر یہ کہتی ہیں خلیفۃ المسیح کے الفاظ عورتوں کے مقام کو بلند کرنے کے حوالے سے انتہائی شاندار تھے۔ اس جلسے کا نعرہ ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' اور لوگوں کا اتحاد اس امر کی طرف راہنمائی کر رہا تھا کہ ہم ایک ہو کر رہیں۔ میں نے اس طرح کے الفاظ کبھی نہیں سنے اور یہ سب کچھ روح میں سرایت کرتا جاتا تھا۔ یہ عورت غیر احمدی تھیں۔ کہتی ہیں میری باس ایک احمدی تھی۔ مَیں پہلے تو اس کے خلاف تھی لیکن اب مَیں یہ سارا ماحول دیکھ کے کم از کم مخالفت چھوڑ دوں گی بلکہ اس کی حمایت کروں گی۔

آسٹریا سے مُستاغ ظہیر نیزا (Moshtagh Zaherinezah) صاحب آئے تھے۔ یہ آسٹریا میں اسلامیات کے استاد ہیں اور کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں مَیں نے ہر طرف مومنین کو دیکھا۔ ہر کوئی بہت دوستانہ تھا اور اسلام کی خدمت کے لیے خاص جذبہ رکھتا تھا اور خلیفہ وقت کے الفاظ سے میں بہت متاثر ہوا۔ کہتے ہیں اس وقت تو مین سٹریم مسلمانوں میں علماء جو ہیں صرف داڑھی کو لمبا کرنا اور خاص لباس پہننا ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور نام کے مسلمان ہیں لیکن جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو سچے دل سے اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور کہتے ہیں شاید دو سو سال کے عرصہ میں یہ دنیا پر غالب آ جائے۔ کہتے ہیں کہ میں ایک سنی مسلمان ہوں لیکن یقین رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے بانی واقعی ایک مقدس شخصیت تھے اور اس وقت مجھے لگتا ہے کہ وہ وقت کے مجدد تھے۔ یہاں تک تو اس نے مانا ہے۔ کہتے ہیں لیکن ابھی میں یہ سوچ رہا ہوں۔ اس پہ غور کر رہا ہوں۔ مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود ماننے پہ ابھی ذرا تھوڑا تھوڑا انقباض ہے بہرحال ریسرچ میں کر رہا ہوں۔ بہرحال ان کی ایک سوچ ہے۔ اس طرف ان کا دھارا آیا ہے۔ کم از کم سعید فطرت ہیں۔ انہوں نے یہ تو کہہ دیا کہ میں سوچ رہا ہوں اور ڈھٹائی نہیں دکھائی کہ میں سوچوں گا بھی نہیں۔

بلغاریہ سے ایک نومبائعہ ہیں الستا روڈی (Elista Rudy Demange) صاحبہ۔ عیسائیت سے اسلام قبول کیا ہے۔ کہتی ہیں جلسہ میں شامل ہونے سے قبل میرے دل میں یہ خدشہ تھا کہ شاید میں خود کو ہر وقت اس ماحول کا حصہ محسوس نہ کر سکوں کیونکہ میں نئی ہوں اور میرا کلچر اور زبان مختلف ہے لیکن جو وحدت اور محبت میں نے یہاں دیکھی وہ دنیا میں کہیں اور نہیں دیکھی۔ میں نے دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کی

مگروہ سب ایک ہی خاندان کا حصہ محسوس ہوتے تھے۔ ایک دوسرے کو نہ جانتے ہوئے بھی مسکرا کر ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ کبھی کبھی انسان کے ایمان اور تقویٰ پر شکوک وشبہات یا غفلت کی گرد جم جاتی ہے جلسہ سالانہ میں شرکت ایسی ہوتی ہے جیسے دل و روح کو پھر سے پاکیزگی مل جائے اور انسان ایک نئی روحانی زندگی کا آغاز کرے۔ یہ تجربہ روح کو تازگی بخشتا ہے اور دل کو اطمینان وسکون سے بھر دیتا ہے۔

جارجیا سے رولانڈ شاوادزے (Rolannd Shavadze) کہتے ہیں کہ جلسے کا پُرامن ماحول تقاریر اور خلیفہ کے خطابات روحانیت میں آگے بڑھانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں اور یہ جمعہ کا جو خطبہ تھا مجھے بڑا اچھا لگا جس میں مہمان نوازی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے بتایا گیا اور اسی طرح خلیفہ وقت کا عورتوں کا خطاب جو تھا یہ بھی مجھے بہت اچھا لگا۔ میرے پر اس کا بڑا اثر ہوا اور کہتے ہیں کہ میں ایک جارجین مسلمان ہوں اور یونیورسٹی میں لیکچرر بھی ہوں۔ دو سال قبل مجھے جارجیا کے بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ ملا ہے اور میری فیلڈ بھی ایجوکیشن کی ہے اور مجھے خاص طور پر اچھا لگا کہ کس طرح آپ کی جماعت عورتوں اور مردوں کی تعلیم کے حوالے سے حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ کہتے ہیں کیونکہ مجھے اس سال اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی سے جارجین زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت مجھے بہت لطف آیا اور خلیفۃ المسیح نے اتوار کے روز جو اختتامی خطاب میں اس بات کا ذکر کیا کہ دوسرے مسلمان جو آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے جھوٹے الزام کا ردّ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دیا گیا ہے یہ مجھے بڑا اچھا لگا اور پھر بیعت کا نظارہ اس نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ کہتے ہیں آجکل اسلام کے بارے میں منفی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ جس نے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم دیکھنی ہے تو وہ جلسہ پر آئے اور محبت، بھائی چارہ اور امن کی فضا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مشاہدہ کرے۔

اسی طرح جیسیکا گارسیا کوہل (Jessica Garcia Kohl Liccardo) کانگریس مین سیم ریکارڈو (Sam Liccardo) کی اہلیہ ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ میں ڈومیسٹک وائلینس (Domestic violance) کے خلاف ایک شعبہ میں کام کرتی ہوں اور یہ جان کر میں حیران رہ گئی کہ خلیفہ نے نہ صرف عورتوں کے خلاف جسمانی تشدد کا ذکر کیا بلکہ خواتین کے خلاف جذباتی تشدد کا بھی اپنی تقریر میں ذکر کیا۔ ایک سوال کا جواب ان کے لیے ادھورا تھا۔ کہتی ہیں وہ مجھے نہیں ملا تھا کہ اگر کسی خاتون کے ساتھ کچھ ہو جائے تو وہ کہاں مدد حاصل کر سکتی ہے؟ پھر کہتی ہیں میرے سے انہوں نے سوال بھی کیا تھا۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ جماعت کا نظام ہے۔ خلیفہ وقت کے پاس بھی آتی ہیں۔ جماعت کے نظام کے پاس آتی ہیں۔ پھر جماعت ان کی مدد بھی کرتی ہے اور دوسرے ذرائع بھی اختیار کر سکتی ہے۔ بہرحال کہتی ہیں یہ سب باتیں سن کر مجھے تسلی ہوئی اور اس بات سے بھی تسلی ہوئی کہ خلیفہ وقت کا جماعت کے لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلق ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض باتیں آپ نے کیں جن پر اعتراض اٹھتے ہیں۔ خاص طور پہ مارنے کا جہاں سوال تھا تو اس کی ایک وضاحت تو لمبی ہے اور وہ ایک علیحدہ مضمون ہے اور شرائط بھی پوری نہیں ہوتیں اور اگر ان شرائط کو پورا کیا جائے تو جہاں تک عورت کو مارنے کا سوال ہے تو ان شرائط کے پورا ہونے تک تو ویسے ہی حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ مارنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لیے ایک بہت دُور کا امکان ہے جس کی بہرحال اسلام نے تعلیم دی ہے۔

ایک عرب لجنہ سویڈن سے یہاں آئی ہیں۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ ایک وسیع گھر کی مانند ہے جو کہ پوری فیملی کو اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ سویڈن میں بہت ہی محدود عرب احمدی ہیں جبکہ جلسہ سالانہ پر جب عرب ٹینٹ کا نام سنتے ہیں تو ایک عجیب سکون اور اپنائیت کا احساس ہوتا ہے اور پھر دیگر عرب بہنوں اور بھائیوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور اس نے مجھ پر بڑا اثر ڈالا۔ خلیفہ وقت سے ملاقات ہوئی اس کا بھی اچھا اثر ہوا۔

اللہ تعالیٰ سب مہمانوں کے جو شامل ہوئے ہیں مزید سینے کھولے اور وہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو سمجھنے والے اور زمانے کے امام کو ماننے والے بھی بنیں۔ نومبائعین کو بھی ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا رہے۔ اسی طرح ہر احمدی کو بھی توفیق دے کہ جلسے پر جو انہوں نے پروگرام دیکھے، سنے اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور یہ جذبہ ہمیشہ قائم رہے۔ جلسہ کی برکات سے ہر احمدی ہمیشہ حصہ لیتا رہے۔ اور اپنے نفس اور اپنے ماحول کی اصلاح کے لیے بھی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔

اس بارے میں پریس والوں کی رپورٹ بھی مختصر دے دوں۔ اٹلی کی پریس کوریج میں رپورٹیں شائع ہوئی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس جلسہ سالانہ کی بعض اہم نشستوں کو یورو کمیونیکیشن (Eurocomunicazione) نیوز ایجنسی جو یورپی پارلیمنٹ کی سرکاری پریس ایجنسی ہے، نے براہ راست نشر کیا ہے اور مختلف انٹرویوز کو نشر کیا ہے اور شائع کیا ہے۔ اب تک ساٹھ اخبارات اور دیگر اخباری ایجنسیوں میں جلسے کے بارے میں خبر اور رپورٹس شائع ہوئی ہیں اور اس میں آن لائن انفلوئنسرز نے ایک پیغام بھی میرا دیا ہے۔ اٹلی سے آنے والے دو صحافیوں نے جن کے سوشل میڈیا پر تقریباً آدھے ملین فالوورز ہیں، جماعت کی مثبت انداز میں رپورٹ دی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس دن مدینہ تشریف لائے، آپؐ کی آمد کی وجہ سے اُس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہو گیا تھا اور جس دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہو گئی۔ (ترمذی باب فی وفات النبیؐ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 64)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

جماعتی پریس اینڈ میڈیا سیکشن نے جو کام کیا ہے اس کے تحت بھی آن لائن ویب سائٹ پر تقریباً پچاس ملین لوگوں نے دیکھا۔ انچاس کے قریب ویب سائٹس ہیں۔ پرنٹ میڈیا جو ہے، اخبارات ہیں ان میں سترہ آرٹیکل شائع ہوئے۔ بیس ملین لوگوں نے دیکھا پڑھا۔ ریڈیو پر پچیس پروگرام ہوئے اور ان پچیس پروگراموں میں جلسے کو کور (cover) کیا اور سننے والوں کی تعداد بیس ملین تھی۔ ٹی وی پر جلسہ کو کوریج دی گئی۔ ٹی وی چینلز کو پانچ ملین کے قریب دیکھنے والے ہیں۔ اسی طرح میڈیا آؤٹ لٹس جرنلسٹ اور پبلک فگرز نے سوشل میڈیا پر اس حوالے سے بہت کچھ لکھا اور سوشل میڈیا کے ذریعہ سے چودہ ملین تک یہ خبر گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کو ملایا جائے تو سو ملین کے قریب لوگوں تک یہ خبر پہنچی۔ مشہور میڈیا آؤٹ لٹس میں آئی ٹی وی ہے۔ ایل بی سی ہے۔ دی ٹائمز ہے۔ دی گارڈین۔ ٹیلیگراف۔ ڈیلی میل۔ انڈیپنڈنٹ۔ بی بی سی۔ العربی ٹوئنٹی ون۔ ڈیلی ایکسپریس۔ لنڈن ایوننگ سٹینڈرڈ۔ دی نیو عرب شامل ہیں اور اس طرح بہت سارے دوسرے میڈیا بھی ہیں جن تک خبر پہنچی ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے مختلف چینلز پہ میرے خطابات نشر ہوتے رہے اور پچاس سے زائد احباب نے جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھنے کے بعد بیعت بھی کی۔ جلسہ سالانہ کی نشریات بائیس نیشنل اور ریجنل ٹی وی چینلز پر ہوئیں۔ تین سو چار گھنٹے کی نشریات ہوئیں۔ پینسٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ جلسہ سے متعلق ریڈیو سٹیشن پر اکانوے مختلف رپورٹس نشر ہوئیں۔ سولہ ملین تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا اور کہتے ہیں مختلف دوسرے میڈیا آؤٹ لٹس کے ذریعہ سے سینتالیس رپورٹس نشر ہوئیں اور اس پر ایک سو پچاس ملین تک پیغام پہنچا۔

ایم ٹی اے افریقہ کے تاثرات یہ ہیں کہ مالی کے علاقے کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ جلسہ کے تیسرے دن ایک روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔ کہتے ہیں صبح کے وقت سے بارش ہو رہی تھی اور شدید بارش تھی۔ لگتا تھا کہ آج مسجد کوئی نہیں آئے گا لیکن کہتے ہیں عالمی بیعت سے کچھ دیر قبل چند احباب جن میں کچھ نومبائعین بھی تھے بارش میں پیدل یا سائیکل پر مسجد پہنچے۔ مکمل طور پر بھیگے ہوئے تھے۔ تو مبلغ نے ان سے کہا کہ آپ گھر بیٹھ کے ریڈیو پر بھی یہ سارا سن سکتے تھے۔ بارش میں آئے ہیں تو ایک نومبائع نے جواب دیا۔ ہم گھر بیٹھ کر سن سکتے تھے لیکن خلیفہ وقت کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تھے اور جو خوشی اس میں ہے وہ کسی اَور چیز میں نہیں ہے اور عالمی بیعت کا نور اور برکتیں مَیں کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے بارش میں بھیگتے ہوئے بھی مَیں مسجد آ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور یقین میں اضافہ کرتا چلا جائے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم عبدالکریم جمال جودہ صاحب، غزہ کا ہے۔ گذشتہ دنوں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے یہ شہید ہو گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے بھائی کہتے ہیں کہ ان کی عمر پینتالیس سال تھی۔ شادی شدہ تھے۔ چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے کی عمر سولہ سال ہے۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر اڑھائی سال ہے۔ غزہ کی پٹی میں جبالیہ کے علاقے میں رہتے تھے۔ قدامت پسند مسلمان خاندان میں پروان چڑھے۔ گیارھویں جماعت کے بعد گھر کے اخراجات میں والد کی مدد کے لیے اپنے والد کے ساتھ بلڈنگ کے کام میں شامل ہو گئے۔ گیارہ بہن بھائی تھے جن میں یہ دوسرے نمبر پر تھے اور پھر انہوں نے ایک دھات کی ورکشاپ بھی کھولی جس کو اسرائیلی حملے نے مسمار کر دیا۔ 2013ء میں ان کا اپنے بھائی کے ذریعہ سے جماعت سے تعارف ہوا تھا۔ اس دوران انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ جماعت کے ساتھ مستقل رابطے میں تھے۔ بہت فعال اور سچے انسان تھے۔ جماعت سے تعلق کی وجہ سے غزہ سیکیورٹی اداروں نے کئی بار ان سے پوچھ گچھ کی اور کئی قسم کی تحقیقات کا انہیں سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے اپنے خیالات نہیں بدلے۔ جماعت سے پیچھے نہیں ہٹے۔ مسلسل جماعت کے ساتھ رابطہ اور تعلق جاری رکھا۔

2025ء میں قابض فوج نے ان کا گھر مسمار کر دیا۔ اس کے بعد کرائے کے مکان میں رہنے لگے۔ پھر غزہ کی پٹی میں حالیہ قحط کے بعد مرحوم امدادی سامان کی تقسیم کے مقام پر گئے۔ وہاں فوج نے آٹے وغیرہ پر مشتمل امدادی سامان کو داخل ہونے کی اجازت دی تھی تو ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ اور وہ اسرائیل کی فوج کے بہت سے قریبی علاقوں تک پہنچ گئے۔ نہتے لوگوں کے اس ہجوم پر اسرائیلی فوج نے شدید فائرنگ کی جس سے کہتے ہیں میرے بھائی کے قریب ایک شخص زخمی ہو گیا اور میرے بھائی نے اس کی مدد کی کوشش کی تو اسی دوران ایک گولی میرے بھائی کے سینے میں لگی جس سے وہ موقع پہ شہید ہو گیا۔ کہتے ہیں میرا بھائی جس زخمی شخص کی مدد کرتے ہوئے خود شہید ہو گیا اس نے بتایا کہ میرے بھائی نے شہادت سے قبل تین بار کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کی سنت پر وفات پائی۔ ہمیں اس بات کی تسلی ہے کہ اس کی وفات سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور امام مہدیؑ کی بیعت پر قائم رہتے ہوئے ہوئی۔ وہ اللہ کے فضل سے مخلص اور سچے لوگوں میں سے تھا۔

ڈاکٹر حفیظ صاحب ہیومینٹی فرسٹ یوکے کے انچارج ہیں۔ کہتے ہیں کہ نومبر 2021ء میں جماعت کی زیارت کے سلسلہ میں ہیومینٹی فرسٹ کے دورے کے تحت جب غزہ گیا تو وہاں عبدالکریم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں نہایت مخلص اور فدائی احمدی مسلمان دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۲ راگست ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۸)

☆......☆......☆

بقیہ خطاب حضور انور بر موقع تقریب تقسیم اسناد از صفحہ نمبر 02

یہ سوچیں کہ کیا جماعت کی خدمت کے لیے آپ حقیقت میں اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں؟ کیا اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لیے آپ پوری طرح علم و معرفت سے اپنے آپ کو پُر کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں یا آئندہ مستقبل میں بھی کرنے کا مصمَّم ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا تربیت کے میدان میں قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ ہم اس کی کوشش کرتے رہیں گے؟

جامعہ میں سات سال میں آپ نے اس علم کو سیکھنے کے لیے ایک ابتدائی کوشش کی ہے اور جامعہ کی تعلیم کے دوران صرف بنیادی علم ہی دیا جا سکتا ہے۔ سات سال میں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ علم حاصل کر گئے اور perfect ہو گئے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ترقی کے لیے اگر آپ بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے، مستقل قرآن و حدیث کے علم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنائیں گے تو جو ابتدائی علم آپ نے حاصل کیا ہے اسے بھول جائیں گے۔ یا آپ کی دلچسپیاں اَور ہو گئیں تو اسے بیان کرنے میں وہ روانی نہیں رہے گی جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہیے جس سے آپ اپنے تبلیغ یا تربیت کے مقاصد کو پورا کر سکیں اور اگر آپ نے اپنے علم کو ترقی نہ دی تو یوں مقابل پر آنے والے یا سوال کرنے والے کے سامنے شرمندگی کا آپ کو سامنا کرنا پڑے گا۔ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ ایک مربی جو جامعہ سے علم حاصل کر کے نکلا ہے اس میدان میں ماہر ہے۔ پس مہارت کے لیے اور اپنے آپ کو اور جماعت کو شرمندگی سے بچانے کے لیے علم و معرفت حاصل کرنے میں مسلسل کوشش اور ترقی کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کے لیے آج سے ہی یہ عہد کریں کہ آج ڈگری لینے کے بعد، سند لینے کے بعد ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ اب ہم نے صرف سال کے دو امتحانوں کی تیاری نہیں کرنی بلکہ زندگی کے سفر میں اب ہمارا ہر لمحہ امتحان کا ہے اور اس کے لیے ہمیں مستقل تیاری کی ضرورت ہے۔

پس اس حقیقت کو سمجھنے کی ہر مربی کو ہر پاس ہونے والے کو کوشش کرنی چاہیے لیکن اس حقیقت کو بھی کبھی نہ بھولیں کہ یہ علم و معرفت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لیے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ اپنی عبادتوں کو آپ نے اس معیار تک پہنچانا ہے جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہے۔

اپنی تقریروں میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں تو پھر ایک مربی اور مبلغ کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ مقام وہ خود بھی حاصل کرے۔ تبھی حقیقت میں آج جامعہ سے حصول تعلیم کے بعد سند لینے کا فائدہ ہے۔

پس آج اس خوشی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ آج ہم عملی زندگی میں قدم رکھ کر ایک اَور ہی قسم کا انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہماری ترجیحات، ہماری دنیاوی خواہشات نہیں ہوں گی بلکہ روحانی اور علمی ترقی کا حصول ہوں گی۔ جب یہ ہو گا تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

جس کے لیے متعدد موقعوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار فرمایا ہے۔ جماعت کے افراد سے اظہار فرمایا ہے کہ ایسا ہونا چاہیے۔ ایسا ہونا چاہیے۔ پس اپنے آپ کو دیکھیں، اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیاوی خواہشات ہمیں پیچھے تو نہیں دھکیل رہیں۔

اسی طرح جماعتی روایات اور قواعد کا پورا علم بھی ایک مربی کے لیے ضروری ہے۔

جماعتی نظام کا آپ کو پورا علم ہونا چاہیے۔ دینی علم حاصل کر لیا انتظامی لحاظ سے بھی آپ کو ہر چیز کا پتہ ہونا چاہیے۔ جماعت کے مختلف شعبہ جات ہیں ان کا بھی آپ کو علم ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ کبھی میٹنگ ہوئی مشنری انچارج سے پوچھ لیا یا امیر جماعت سے پوچھ لیا یا میرے پاس آئے تو مجھ سے سوال کر لیے یا خطوں میں لکھ کے سوال کر لیے کہ یہ قاعدہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں کیا ہے؟ خود آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے، محنت کرنی چاہیے، سمجھنا چاہیے، پڑھنا چاہیے۔ جماعتی نظام کا پورا علم ایک مربی کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہ بھی تربیت کے لیے ضروری ہے۔ شعبہ جات کا علم ضروری ہے۔ کتنے شعبے ہیں۔ کون کون سے شعبے ہیں۔ کس کا کیا کام ہے۔ ہر شعبہ کے قواعد کا آپ کو علم ہو۔ اس کی کتابیں چھپی ہوئی ہیں وہ پڑھیں۔

جماعت احمدیہ میں ایک بہت اہم ادارہ مجلس شوریٰ کا ہے۔ اس کے طریق اور قواعد کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور یہ تب سمجھیں گے جب آپ کو قواعد کا علم ہو گا اور پھر آپ لوگ عہدیداروں کی بھی راہنمائی کر سکیں گے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اکثر کوئی سال میدان عمل میں رہنے کے باوجود بھی اس کا صحیح طرح علم اور ادراک نہیں ہے۔ مثلاً آجکل مختلف جگہوں پر شوریٰ ہو رہی ہیں۔ مجھے پتہ لگا ہے گو ابھی باقاعدہ امیر صاحب کی طرف سے رپورٹ تو نہیں ہے لیکن ایک رپورٹ آئی ہے کہ امریکہ میں مربی صاحب نے انتخاب کے دوران کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میری بات کو شوریٰ میں شامل کیا جائے۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں کہ امیر کو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہمہ وقت ہونا چاہیے۔ امیر جماعت جو ہے وہ جماعت کا کارکن ہو بجائے دوسرا ہونے کے۔ تو مربی کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہ شوریٰ کی روایات اور قاعدے کے خلاف ہے کہ ایسے موقع پر اس طرح اپنی رائے دی جائے اور پھر اس پر اصرار کیا جائے کہ ضرور شامل کیا جائے۔ اگر آپ کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں، جماعتی نظام کے لیے کوئی مشورہ دینا ہے۔ میدان عمل میں جائیں گے تو ہو سکتا ہے بہت ساری باتیں آپ کے سامنے آئیں جس میں مشورہ دینا چاہیں تو خلیفہ وقت کو براہ راست لکھیں نہ یہ کہ غلط موقع پر غلط فورم پر آپ وہ باتیں اٹھائیں جس سے باقی جو مجلس ہے وہ بھی بے چین ہو جائے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ جورات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے
اس کی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 354، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالبِ دُعا : صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے اندر سکون پیدا کرنا ہے نہ کہ بے سکونی اور بے چینی۔ پس ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دو تین سال فیلڈ میں رہنے کے بعد بعض دفعہ آپ لوگوں کو خیال آ جائے گا کہ اب ہم بہت تجربہ کار ہو گئے ہیں اپنے مشورے دے دیں۔ آپ تجربہ کار بے شک ہو جائیں لیکن ابھی آپ کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ چار سال، پانچ سال یا دس سال میں نہیں سیکھ سکتے۔ اس کے لیے ایک تجربے کی ضرورت ہے۔ علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور سیکھنے کے لیے پھر خلیفہ وقت سے راہنمائی کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام سے مرکز سے راہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

یہ فیصلہ کرنا خلیفہ وقت اور مرکز کا کام ہے کہ ملک کا امیر جو ہے یا کسی بھی جگہ کا امیر جو ہے اس کو مستقل ہونا چاہیے یا انتخاب کے ذریعہ ہونا چاہیے اور کون ہونا چاہیے۔ ہر ملک کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ شوریٰ میں بھی یہ باتیں پیش نہیں ہو سکتیں کجا یہ کہ انتخاب کے وقت یہ سوال اٹھایا جائے۔

مربیان اپنے آپ کو دیکھیں۔ آپ ہمہ وقت وقف زندگی ہیں۔ اپنا جائزہ لیں کہ ہم جو ہمہ وقت ہیں تو کیا ہم نے وہ معیار حاصل کر لیا ہے جو ایک واقف زندگی کے لیے ضروری ہے۔ اپنا وہ معیار حاصل کریں جس میں وہ کہہ سکیں کہ میں خدا اور اس کے رسولؐ کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے والا ہوں یا کوشش کرنے والا ہوں، کوشش کر رہا ہوں۔ اگر نہیں تو پھر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میدان عمل میں جا کے یہ بعض عملی باتیں سامنے آئیں گی جن کو آپ لوگوں نے سمجھنا ہے اور جو میدان عمل میں ہیں ان کو بھی میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ بھی سمجھیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا وہ خود روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں جس میں وہ اپنے مقاصد کے لیے دعا کریں۔ جماعت کی ترقی کے لیے دعا کریں۔ جس کو جو کام سپرد کیا گیا ہے اس کے لیے دعا کریں۔

مربی کو دیکھنا چاہیے وہ یہ جائزہ لے کہ اس کی پانچ وقت کی فرض نمازوں کی کیا حالت ہے۔ باقاعدہ باجماعت نماز ادا ہونی چاہیے بغیر کسی جائز عذر کے اس میں کوئی چھوٹ نہیں ہے۔ فرائض کے علاوہ سنتوں کی ادائیگی کا جائزہ لیں کہ کس حد تک سنوار کر ادا کر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ فرض نماز سے، باجماعت نماز سے دو منٹ پہلے آئے اور جلدی جلدی دو یا چار سنتیں پڑھیں اور فارغ ہو گئے۔ سنتیں بھی سنوار کر ادا کرنی چاہئیں۔

یہ بھی مربی کا کام ہے۔ اپنے نمونے دکھائیں گے تو دوسرے آپ کے نمونے دیکھ کر اس پہ عمل کریں گے۔ آپ ہمہ وقت ہیں۔ آپ یہ جائزہ لیتے ہیں۔ یہ دیکھیں اور سوچیں کہ ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ اپنا علم بڑھانے کے لیے ہم باقاعدہ مطالعہ کریں اور اس کے لیے پروگرام بنائیں۔

جرمنی کے مربیان کی میرے ساتھ میٹنگ تھی۔ ان کو میں نے کہا تھا کہ میں ان کاموں کے لیے گھنٹوں کی بات کر رہا ہوں۔ یہ نہیں کہہ رہا کہ وقت کتنا دیتے ہیں کیونکہ آپ زندگی وقف ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ ہم نے دس منٹ وقت دیا یا پندرہ منٹ دیا یا بیس منٹ دیے یا پچاس منٹ دیا۔ یا ہفتہ میں اتنا وقت دیا۔ یہ نہیں۔ روزانہ آپ نے یہ دیکھنا ہے یا ہفتوں میں یہ دیکھنا ہے کہ کتنے گھنٹے آپ نے مختلف کاموں کے لیے وقت دیا۔ اپنے وقت کو آپ نے گھنٹوں میں تقسیم کرنا ہے۔ جب اس طرح کریں گے تب آپ کو محنت کی عادت پڑے گی۔

یہ دیکھنا ہے کہ تبلیغ کے لیے آپ نے کتنے گھنٹے دیے۔ اس کے لیے ابھی سے ایک پروگرام بنانا ہو گا۔ جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔ جماعت کے بچوں کی تربیت اور انہیں قرآن کریم پڑھانے اور دینی علم سکھانے کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔

بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اس لیے ہم قرآن نہیں پڑھا سکتے اور مجبوراً ہمیں پھر غیر احمدیوں سے پڑھوانا پڑتا ہے یا ہمیں اجازت دیں کہ ہم غیر احمدیوں سے پڑھوا لیں۔ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ ایک مربی کو سوچنا چاہیے کہ یہ جواب مربی کے لیے مناسب ہے؟ جو جواب دینے والے ایسے ہیں ان کو تو شرم سے پانی پانی ہو جانا چاہیے کہ لوگ غیروں کے پاس جائیں۔ جماعت اتنا خرچ کر کے مربیان تیار کر رہی ہے اور وہ کہہ دیں ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ وقت نہیں ہے تو پھر مقصد کیا ہے آپ لوگوں کا؟ آپ زندگی وقف ہیں آپ کا وقت تو اپنا ہے ہی نہیں۔ آپ نے تو یہ عہد کیا ہوا ہے کہ جو میرا وقت ہے وہ جماعت کا وقت ہے۔ تو پھر اس کے لیے قربانی کریں۔

پس آپ جو میدان عمل میں جا رہے ہیں بہت بڑی ذمہ داری کے ساتھ جا رہے ہیں اور جو میدان عمل میں پہلے ہی ہیں انہیں بھی میں آج اس بارے میں کہتا ہوں کہ اپنا جائزہ لیں۔ نئے آنے والوں کے لیے نمونہ بنیں نہ کہ سستی کی راہ دکھائیں اور نہ ہی اپنے غلط قسم کی ترجیحات کے نمونے دکھائیں۔ اور آپ لوگ جو میرے سامنے آج بیٹھے ہیں نئے مربیان ہیں وہ یہ سوچیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے تو پھر اس عہد کو پورا کرنا ہے۔

اگر آپ کے سامنے بعض لوگوں کے، سینئرز کے نیک نمونے نہیں ہیں۔ بہت سارے نیک نمونے بھی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ نمونے نہیں ہیں۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں ان کو آپ نے نہیں دیکھنا۔ جن کے نیک نمونے ہیں ان کو دیکھنا ہے۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں وہ آپ کے لیے اسوہ یا رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا

صحابہؓ اور حقیقی وقف نبھانے والے آپ کے لیے اسوہ ہیں۔ ان کا نمونہ ہے جو آپ نے دیکھنا ہے۔

پس آج اس عہد کے ساتھ میدان میں اترنے کا وقت ہے ورنہ سند لینا تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ یہ تو معمولی توجہ اور محنت سے بھی مل جاتی ہے۔

آپ کے سامنے جو تلاوت کی گئی اس میں بھی آپ کو یہی نصیحتیں ہیں۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:163) یہ چیزیں غور کرنے والی ہیں۔ نظم پڑھی گئی آپ کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ نے بہت توقعات کیں، بہت دعائیں دیں، ان کو سوچیں اور غور کریں۔ یہ نہیں کہ شعر سنا، محظوظ ہوئے اور معاملہ ختم ہو گیا۔

ایک مربی کو تو اس بارے میں ہر وقت غور کرتے رہنا چاہیے۔ سند تو معمولی توجہ سے، محنت سے بھی مل جاتی ہے۔ یہ تو مل گئی آپ کو۔ اب اس کا حق ادا کرنے کے لیے مستقل ایک کوشش کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔

اسی طرح بعض فارغ ہونے والوں کی تقرری دفاتر میں ہوتی ہے یا انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لیے ہوتی ہے تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب یہاں ہیں۔ یہاں دفتروں میں ہی رہیں گے۔ اور اپنے اصل مقصد کو بھول جائیں۔ علم حاصل کرنے کی طرف توجہ کم ہو جائے۔ ایسے مربیان کو بھی میں یاد دہانی کروا دوں کہ اپنی روحانی، علمی ترقی پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج اگر دفتر میں ہیں تو کل آپ کو مربی بنا کر کسی جماعت میں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ وہاں جا کر یہ عذر نہ ہو کہ ہم کیونکہ دفاتر میں کام کرتے رہے اس لیے ہمیں مسائل اور تربیتی امور پر دسترس نہیں ہے یا جو کچھ ہم نے پڑھا وہ ان کاموں کی وجہ سے ہم بھول گئے۔

میں نے اس حوالے سے بھی بعض مربیان کے جائزے لیے ہیں۔ بعض آسان باتیں بھی انہیں بیان کرنی مشکل لگتی ہیں اس لیے کہ دفتر میں کام کر کے وہ باتیں بھول گئی ہیں جو مسائل تھے۔ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا دفتری کاموں سے ہی واسطہ ہے اور علم بڑھانے کی طرف توجہ نہیں۔ یا اگر کوئی جواب دیتا بھی ہے تو بہت سوچ کر جواب دینا پڑتا ہے حالانکہ ان کو فوری جواب آنا چاہیے۔

آجکل تو ہمارے جو مخالفین ہیں وہ جماعت کے خلاف لٹریچر پڑھ کے سوال پر سوال کر رہے ہوتے ہیں اور اگر وہ یہ اعتراض کے سوال کر سکتے ہیں تو آپ لوگ جو اس معاملے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، کہیں بھی کام کر رہے ہوں کیوں نہیں اپنے علم کو بڑھاتے ہوئے فوری طور پر ہر اعتراض کا جواب دینے والے ہوں۔

پس آپ لوگ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ کو لگایا جائے آپ نے اپنے تعلق باللہ میں بڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ قرآن و حدیث میں علم وسیع کرنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔

بعض مربی بڑے فخر سے مجھے بتا دیتے ہیں کہ آج ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فلاں کتاب کے چار یا پانچ صفحے پڑھ لیے۔ یہ تو فخر کی بات نہیں یہ تو شرم کی بات ہے۔

مربی کو تو یہ بتانا چاہیے کہ آج اتنے گھنٹے مطالعہ میں مَیں نے یہ علم حاصل کیا اور اس کے نوٹس بھی بنائے۔

بعضوں کو میں نے کتابیں پڑھنے کے لیے دیں۔ جامعہ کے مربی پاس ہو کے فیلڈ میں آ گئے، ابھی ٹریننگ کر رہے ہیں اور مَیں نے پندرہ دن بیس دن مہینہ تک دیا لیکن وہ کتاب ان سے ختم نہیں ہوئی۔ یہ تو ایک مربی کا شیوہ نہیں ہے۔ یہ تو ایک اس شخص کا شیوہ نہیں جو اپنے آپ کو یہ کہتا ہے کہ میں نے دینی علم کا ماہر بننا ہے اور دین کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اسلام کے غلبہ کے لیے میں نے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنا ہے۔ یہ تو عام آدمی کا عہد ہے۔ مربی کا تو اس سے بہت بڑھ کے عہد ہونا چاہیے۔ پندرہ دن بعد، بیس دن بعد، مہینے بعد پوچھو تو کہتے ہیں اوہو ہم بھول گئے اور یہ عملاً اس طرح ہو رہا ہے۔ تو اس لیے جامعہ پاس کرنے کے بعد بھی آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

پھر آپ میں وسعت حوصلہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ بھی کسی بات پر چڑ کر جواب دیں گے۔ لوگوں کے اعتراضوں پر چڑ کر یا غصہ میں یا غلط رنگ میں ان کے جواب دیں گے یا اپنے سے بات کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کریں گے یا سوال کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کریں گے تو آپ لوگ اس کی ٹھوکر کا باعث بنیں گے۔

آپ لوگ، لوگوں کی ٹھوکر کے لیے نہیں بنائے گئے۔ آپ لوگ لوگوں کے سکون کا سامان پیدا کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ پس اس بات کو سمجھیں۔ لوگوں سے پیار اور محبت اور ادب و احترام سے پیش آنا ایک مربی کا خاصہ ہونا چاہیے۔ دنیاوی خواہشات ترجیح نہ ہوں بلکہ دین کو مقدم کرنے کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے آپ ہونے چاہئیں۔

متقیوں کا امام بننے کی دعا کرتے ہیں۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75)۔ تو سب سے پہلے اپنے گھر سے یہ شروع ہونا چاہیے۔ اپنے گھروں کو ایسا بنائیں کہ جہاں حقیقت میں یہ نظر آئے کہ آپ کے گھروں میں اسلامی تعلیم کے نمونے قائم ہیں۔ بچوں کو یہ پتہ ہونا چاہیے، بیوی کو یہ پتہ ہونا چاہیے۔ کچھ کی شادیاں ہو گئی ہیں۔ کچھ کی ہوں گی ان شاء اللہ اور جو میدان میں ہیں ان کو بھی کہتا ہوں کہ بیوی بچوں کا خیال ہو کہ ہمارا خاوند یا باپ جو کچھ ہمیں کہے گا یا کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق وہ ہمیں یہ باتیں کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپؐ کے ارشادات کے مطابق ہمیں یہ باتیں بتا رہا ہے۔ قرآن کریم کے احکامات کے مطابق ہمیں یہ باتیں کر رہا ہے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ روحانی ترقی گھروں کے لیے وہ چیز ہے جو آپ کے گھروں کو بھی سکون دے گی اور ہر واقف زندگی عورت کا خاوند یا ہر واقف زندگی باپ کا بچہ دل میں یہ احساس رکھے گا کہ ہمارے والدین ہمارے لیے، ہمارا والد ہمارے لیے، ہمارا باپ ہمارے لیے نمونہ ہے۔

اسی طرح جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو بیوی کی یا بچوں کی دنیاوی خواہشات جو ہیں وہ بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کو بھی پتہ ہے کہ ہمارا باپ وقف زندگی ہے اور اس نے محدود وسائل میں گھر چلانا ہے اور گزارہ کرنا ہے۔ جب گھروں میں آپ کی یہ حالت ہو گی تو جماعت میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ یہ نمونے پھر باہر بھی نکلیں گے۔ پس اس بات کو دیکھتے رہیں۔

جماعت کے تو اپنے وسائل ہیں۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے آج مربیان یا واقف زندگی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ چند سال پہلے تک یہ حالت نہیں تھی۔ گھانا میں مَیں رہا ہوں۔ واقف زندگی کا الاؤنس مشکل سے مہینے کے لیے پورا ہوتا تھا۔ بعض وقت تو مشکل سے پندرہ بیس دن کے بعد تک بھی نہیں جاتا تھا لیکن میں نے بہت سے واقفین کو دیکھا ہے وہ اسی میں خوش تھے۔ کبھی انہوں نے شکوہ نہیں کیا۔ اس لیے کہ ان کو پتہ تھا کہ ہم نے اپنے بیوی بچوں کے سامنے جو نمونے بیان کیے ہوئے ہیں اور جو وقف زندگی کی اہمیت بتائی ہوئی ہے اس کی وجہ سے یہ ہم سے غلط مطالبات نہیں کریں گے۔ جب غلط مطالبات گھر سے نہ ہوں تو بے چینی بھی نہیں ہوتی بلکہ مجھے یاد ہے کہ جب میں گھانا جانے لگا تو مولانا محمد شریف صاحب سیکرٹری نصرت جہاں تھے۔ وہ اپنے واقعات بیان کر رہے تھے۔ وہ فلسطین میں مبلغ رہے ہیں اور گیمبیا میں بڑا عرصہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں وہاں ہم پہ ایسے حالات ہوتے تھے کہ سالن پکانا تو مشکل بات تھی ڈبل روٹی لیتے تھے اور پانی میں بھگو کے کھا لیتے تھے۔ اس طرح بھی مربیان نے گزارہ کیا۔ آپ لوگ تو بڑی سہولتوں سے آجکل رہ رہے ہیں۔ اس لیے یہ سامنے رکھیں باتیں اور سوچیں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو اتنے فضل ہیں، اتنے احسان ہیں اس کا شکر ہم نے کس طرح ادا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھوکا نہیں مارتا۔ میں نے دیکھا ہے ہم بھی وہاں بعض کٹھن حالات میں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دیتا ہے اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ رات کو بھوکے سوئے ہوں۔

بہت سارے مربیان نے وہاں بہت قربانیاں کی ہیں۔ پس قناعت بھی ایک مربی اور مبلغ کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپ میں قناعت ہونی چاہیے۔

آج بھی ہمارے ساتھ گھانا کے طلبہ شامل ہیں، افریقہ کے ممالک کے بھی ہیں، انہیں میں بتا دوں کہ جو سہولتیں آج آپ کو مل رہی ہیں ہمارے وقت میں اس کا تصور بھی نہیں تھا لیکن مربیان اس وقت جو کام کرنے والے تھے، جو وقف کی روح کو سمجھنے والے تھے وہ اس بات پر بھی خوش تھے اور اپنے کام کرتے تھے۔ اس لیے جو میدانِ عمل میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں اور جو اَب میدان عمل میں جانے والے ہیں وہ بھی یہ سوچ کر آج عملی زندگی میں قدم رکھیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہے تو اب ہم نے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور جب یہ ہو گا تو جہاں آپ کے کاموں میں برکت پڑے گی وہاں آپ کے گھروں میں بھی برکت پڑے گی۔

اصل چیز تو سکون ہے۔ ذہنی سکون ہے، گھریلو سکون ہے، معاشرے کا سکون ہے اس کے لیے آپ نے کوشش کرنی ہے۔ پیٹ بھرنا یا دنیاوی خواہشات کو پورا کرنا یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ تو ہو ہی جاتا ہے۔

پس آج کے دن آپ جو یہاں اپنی سند لینے آئے ہیں ان میں انگلستان کے جامعہ کے فارغ التحصیل مربیان بھی شامل ہیں کینیڈا کے بھی شامل ہیں۔ امریکہ سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ یورپ سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ گھانا والے بھی ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور گھانا جامعہ میں جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں بھی بتایا کہ یہاں تو کئی ممالک کے مربیان ہیں۔ کینیڈا میں بھی کئی ممالک کے تھے لیکن اب کچھ دیر کے لیے انہوں نے شاید حکومت نے پابندی لگائی ہے آئندہ شاید نہ ہوں لیکن اس وقت تو ہیں۔ تو ہمیشہ ہر ایک کو، پڑھنے والوں کو بھی، جو آج فارغ ہوئے ہیں ان کو بھی، جو میدان عمل میں ہیں ان کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ ہم نے اپنے وقف کو اس طرح نبھانا ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ کسی قسم کی دنیاوی خواہش کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا۔ خواہ کہیں بھی ہماری ڈیوٹی ہو۔ اپنے آپ کو ہمہ وقت دین کے کاموں کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار کرنا ہے۔

اگر آپ ہمہ وقت یہ سمجھ لیں گے تو پھر یہ سوال نہیں ہو گا کہ امیر ہمہ وقت ہونا چاہیے بلکہ آپ امیر کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تبلیغ کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تعلیم کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تربیت کا کام بھی کر رہے ہوں گے بلکہ یہاں تک کہ سیکرٹری مال کا کام بھی آپ کر رہے ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنے عمل سے، اپنی تقریروں سے، اپنے خطبات سے لوگوں کی صحیح راہنمائی کرنی ہے اور جب لوگوں کی صحیح راہنمائی ہو جائے گی تو سیکرٹریان کا کام تو ویسے ہی ہلکا ہو جاتا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں بجائے یہ کہنے کے کہ فلاں ہمہ وقت ہو یا فلاں نہ ہو۔

اپنے آپ کو ہمہ وقت قربانی کے لیے تیار کریں۔ یہ عہد ہے جو حقیقت میں خوشی مہیا کرنے والا ہے نہ کہ آج کی سند لینا کیونکہ ایسے لوگوں کے ارادے ہیں، ایسے لوگوں کے عہد ہیں جو پھر دنیا میں انقلاب پیدا کرتے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو مسیح موعودؑ کی واقفِ زندگی کی فوج میں اس لیے شامل کیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانا ہے۔ پس یہ عہد اگر کیا ہے تو اس کے لیے عملی کوشش کی ضرورت بھی ہے اور جب یہ عملی کوشش ہو گی تو یہ کوشش آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنائے گی اور جس کو خدا تعالیٰ کے فضل حاصل ہو جائیں اسے اَور کیا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو یہ توفیق دے کہ یہ فضل حاصل کرنے والے ہوں۔ دعا کر لیں۔

☆……☆……☆

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

حضرت عمرؓ کا جوش وخروش

مسلمان یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور مذہبی غیرت سے ان کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا مگر رسول اللہ کے سامنے سہم کر خاموش تھے۔ آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئے اور کانپتی ہوئی آواز میں فرمایا ”کیا آپؐ خدا کے برحق رسول نہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”ہاں ہاں ضرور ہوں۔“ عمرؓ نے کہا ”کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”ہاں ہاں ضرور ایسا ہی ہے۔“ عمرؓ نے کہا ”تو پھر ہم اپنے سچے دین کے معاملہ میں یہ ذلت کیوں برداشت کریں؟“ آپؐ نے حضرت عمرؓ کی حالت کو دیکھ کر مختصر الفاظ میں فرمایا ”دیکھو عمر! میں خدا کا رسول ہوں اور میں خدا کے منشاء کو جانتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔“ مگر حضرت عمرؓ کی طبیعت کا تلاطم لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ کہنے لگے ”کیا آپؐ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا ”ہاں میں نے ضرور کہا تھا مگر کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ طواف ضرور اسی سال ہوگا؟“ عمرؓ نے کہا ”نہیں ایسا تو نہیں کہا۔“ آپؐ نے فرمایا ”تو پھر انتظار کرو تم انشاء اللہ ضرور مکہ میں داخل ہوگے اور کعبہ کا طواف کروگے، مگر اس جوش کے عالم میں حضرت عمرؓ کی تسلی نہیں ہوئی، لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص رعب تھا اس لئے حضرت عمرؓ وہاں سے ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بھی اسی قسم کی جوش کی باتیں کیں اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی اسی قسم کے جواب دیئے مگر ساتھ ہی حضرت ابوبکرؓ نے نصیحت کے رنگ میں فرمایا ”دیکھو عمر سنبھل کر رہو اور رسول خدا کی رکاب پر جو ہاتھ تم نے رکھا ہے اسے ڈھیلا نہ ہونے دو کیونکہ خدا کی قسم یہ شخص جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے بہرحال سچا ہے۔“ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میں اپنے جوش میں یہ ساری باتیں کہہ تو گیا مگر بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی اور میں توبہ کے رنگ میں اس کمزوری کے اثر کو دھونے کے لئے بہت سے نفلی اعمال بجالایا۔ یعنی صدقے کئے، روزے رکھے، نفلی نمازیں پڑھیں اور غلام آزاد کئے تاکہ میری اس کمزوری کا داغ دھل جائے۔

صُلح کی شرائط

بہرحال بڑی ردّ وکدّ کے بعد یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچا اور قریباً ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بات کو چھوڑ کر قریش کا مطالبہ مان لیا اور خدائی منشا کے ماتحت اپنے اس عہد کو پوری وفاداری کے ساتھ پورا کیا کہ بیت اللہ کے اکرام کی خاطر قریش کی طرف سے جو مطالبہ بھی ہوگا اسے مان لیا جائے گا اور بہرصورت حرم کے احترام کو قائم رکھا جائے گا اس معاہدہ کی شرائط حسب ذیل تھیں۔

(1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی اس سال واپس چلے جائیں۔

(2) آئندہ سال وہ مکہ میں آکر رسم عمرہ ادا کرسکتے ہیں مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔

(3) اگر کوئی مرد مکہ والوں میں سے مدینہ جائے تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مدینہ میں پناہ نہ دیں اور واپس لوٹا دیں۔ چنانچہ اس تعلق میں صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ اِلَيْنَا۔ یعنی ”ہم میں سے اگر کوئی مرد آپ کے پاس جائے تو آپ اسے واپس لوٹا دیں گے۔“

لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں آجائے تو اسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص اپنے ولی یعنی گارڈین کی اجازت کے بغیر مدینہ آجائے تو اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔

(4) قبائل عرب میں سے جو قبیلہ چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو چاہے اہل مکہ کا۔

(5) یہ معاہدہ فی الحال دس سال تک کے لئے ہوگا اور اس عرصہ میں قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

اس معاہدہ کی دو نقلیں کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر دستخط ثبت کئے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ (جو اس وقت تک مکہ سے واپس آچکے تھے) عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ تھے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سہیل بن عمرو معاہدہ کی ایک نقل لے کر مکہ کی طرف واپس لوٹ گیا اور دوسری نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہی۔

صحابہؓ میں اضطراب

جب سہیل واپس جاچکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ ”لو اب اٹھو اور یہیں اپنی قربانیاں ذبح کرکے سروں کے بال منڈوا دو (قربانی کے بعد سر کے بالوں کو منڈوایا یا کتروایا جاتا ہے) اور واپسی کی تیاری کرو۔“ مگر صحابہ کو اس بظاہر رسواکن معاہدہ کی وجہ سے سخت صدمہ تھا اور ساتھ ہی جب انہیں اس طرف خیال جاتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایک خواب کی بنا پر یہاں لائے تھے اور اللہ تعالیٰ نے خواب میں طواف بیت اللہ کا نظارہ بھی دکھایا تھا تو ان کی طبیعت بہت ہی مضمحل ہونے لگتی تھی اور وہ قریباً بے جانوں کی طرح بے حس وحرکت پڑے تھے۔ انہیں خدا کے رسول پر پورا پورا ایمان تھا اور اس کے وعدہ پر بھی کامل یقین تھا مگر لوازمات بشریت کے ماتحت ان کے دل اس ظاہری ناکامی پر غموں سے نڈھال تھے اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا کہ اب یہیں قربانی کے جانور ذبح کردو اور واپس لوٹ چلو تو کسی صحابی نے سامنے سے حرکت نہ کی۔ اس لئے نہیں کہ وہ نعوذ باللہ اپنے رسولؐ کے نافرمان تھے کیونکہ صحابہ سے بڑھ کر دنیا کے پردے پر کوئی فرمانبردار جماعت نہیں گزری۔ پس ان کی طرف سے یہ عدم تعمیل بغاوت یا نافرمانی کے رنگ میں نہ تھی بلکہ اس لئے تھی کہ غم اور ظاہری ذلت کے احساس نے انہیں اتنا نڈھال کر رکھا تھا کہ وہ گویا سنتے ہوئے نہ سنتے تھے اور دیکھتے ہوئے بھی ان کی آنکھیں کام نہ کرتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ارشاد کو دوبارہ سہ بارہ دہرایا مگر کسی صحابی نے سامنے سے حرکت نہ کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا صدمہ ہوا اور آپؐ خاموش ہوکر اپنے خیمہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اندرون خیمہ آپؐ کی حرم محترم حضرت امّ سلمہؓ جو ایک نہایت زیرک خاتون تھیں یہ سارا نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے موقر اور محبوب خاوند کو فکرمند حالت میں اندر آتے دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے آپؐ کے فکر وتشویش کی تفاصیل معلوم کیں تو ہمدردی اور محبت کے انداز میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ رنج نہ فرمائیں آپ کے صحابہ خدا کے فضل سے نافرمان نہیں۔ مگر اس صلح کی شرائط نے انہیں غم سے دیوانہ بنا رکھا ہے۔ پس میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ان سے کچھ نہ فرمائیں، بلکہ خاموشی کے ساتھ باہر جاکر اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرماویں اور اپنے سر کے بالوں کو منڈوا دیں پھر آپ کے صحابہ خودبخود آپ کے پیچھے ہولیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تجویز پسند آئی اور آپؐ نے باہر تشریف لاکر بغیر کچھ کہے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرکے اپنے سر کے بال منڈوانے شروع کردیئے۔ صحابہ نے یہ منظر دیکھا تو جس طرح ایک سویا ہوا شخص کوئی شور وغیرہ سن کر اچانک بیدار ہوتا ہے وہ چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دیوانہ وار اپنے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کردیا اور ایک دوسرے کے سر کے بال مونڈنے لگے۔ مگر غم نے اس قدر بے چین کر رکھا تھا کہ راوی بیان کرتا ہے کہ اس وقت ایسا عالم تھا کہ ڈر تھا کہ مسلمان کہیں ایک دوسرے کے بال مونڈتے مونڈتے ایک دوسرے کا گلا ہی نہ کاٹ دیں۔ بہرحال حضرت ام سلمہؓ کی تجویز کارگر ہوئی اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک کے الفاظ وقتی طور پر ناکام رہے تھے آپؐ کے عمل نے سوتے ہوؤں کو چونکا کر بیدار کردیا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 767 تا 770، مطبوعہ قادیان 2006)

❀❀❀

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ڈرو یارو کہ وہ بِینا خدا ہے ✡ اگر سوچو، یہی دارُ الجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی ✡ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ✡ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا
اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ✡ یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب آدمی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہوکر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اسکے سوائے سب اسکی نظروں میں ہیچ ہوجاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کیساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اسکو ڈرا نہیں سکتا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 354، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017ء)

طالب دعا: بی. ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

ریوڑیاں اور کونین

ایک دفعہ میں ایک جگہ گیا۔ اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا اور مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ وہاں میں نے بورڈنگ میں دیکھا کہ ایک لڑکا ریوڑیاں کھا رہا تھا اور ایسی طرز پر کھا رہا تھا کہ اس کی حالت قابل ہنسی تھی۔ یعنی ریوڑیوں کو اس نے چھپایا ہوُا تھا جیسے ڈرتا ہے کہ اور کوئی نہ دیکھ لے۔ مجھے ہنسی آگئی اور میں نے پوچھا یہ کیا کرتے ہو؟ کہنے لگا سنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ریوڑیاں پسند ہیں اس سنت کو پورا کرتا ہوں۔ میں نے کہا آپ تو کونین بھی کھاتے ہیں وہ بھی کھاؤ۔ تو جہاں انسان اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے وہاں ہمیشہ ایسی باتوں کو لے لیتا ہے جو اس کے حق میں مفید ہوں اور دوسری باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

(تقدیر الٰہی۔ انوار العلوم جلد چہارم صفحہ 477)

مذاہب کے موازنہ کی عادت ڈالیں

مجھے بھی اپنے بچپن کی ایک جہالت یاد ہے۔ جب میں چھوٹا بچہ تھا تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بعض دشمن آتے اور آپؑ پر اعتراض کرتے تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت سادگی سے بات کرتے تھے بعض دفعہ مجھے یہ وہم ہوتا تھا شاید آپ اُس شخص کی چالاکی کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے مگر جب دشمن مخالفت میں بڑھتا جاتا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی آسمانی طاقت نے آپؑ پر قبضہ کرلیا ہے اور آپؑ اس شان سے جواب دیتے کہ مجلس پر سناٹا چھا جاتا تھا۔ ایسی ہی بے وقوفی ان لوگوں کی ہے جو اس وقت کہ جب کوئی شخص قرآن شریف پر اعتراض کرے تو کہتے ہیں چپ ہو جاؤ ورنہ تمہارا ایمان ضائع ہو جائے گا حالانکہ یہ فضول بات ہے۔ چاہئیے تو یہ کہ قرآن شریف پر جو اعتراض ہوں ان کے جوابات ایسے دیئے جاویں کہ دشمن بھی ان کی صداقت کو مان جائے نہ یہ کہ اعتراض کرنے والے کو اعتراض کرنے سے منع کر دیا جائے اور شکوک کو اُس کے دل میں ہی رہنے دیا جائے۔

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بات خوب یاد ہے میں نے کئی دفعہ اپنے کانوں سے وہ بات آپؑ کے منہ سے سنی ہے۔ آپؑ فرمایا کرتے کہ اگر دنیا میں سارے ابوبکرؓ جیسے لوگ ہوتے تو اِتنے بڑے قرآن شریف کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف بِسۡمِ اللّٰہِ کی ’’ب‘‘ کافی تھی۔ قرآن کریم کا اتنا پُر معارف کلام جو نازل ہوا ہے یہ ابو جہل کی وجہ سے ہے۔ اگر ابو جہل جیسے انسان نہ ہوتے تو اتنے مفصّل قرآن شریف کی ضرورت نہ تھی۔ غرض قرآن کریم تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس پر جتنے اعتراضات ہوں گے اتنی ہی اس کلام کی خوبیاں ظاہر ہوں گی۔ پس یہ ڈر کہ اعتراض مضبوط ہوگا تو اس کا جواب کس طرح دیا جائے گا ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ کیا خدا کے کلام نے ہمارے ایمان کی حفاظت کرنی ہے یا ہم نے خدا کے کلام کی حفاظت کرنی ہے؟ وہ کلام جس کو اپنے بچاؤ کے لئے انسان کی ضرورت ہے وہ جھوٹا کلام ہے اور چھوڑ دینے کے لائق، ہمارے کام کا نہیں۔ ہمارے کام کا وہی قرآن شریف ہے جس کی حفاظت کے لئے کسی انسان کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس کا محافظ خدا ہو اور اس پر جو اعتراض ہو وہ خود اُس کو دور کرے اور اپنی عظمت آپ ظاہر کرے ہمارا قرآن کریم ایسا ہی ہے۔ ہاں ہمیں یہ ضرور چاہئے کہ نہ اعتراض کو اس کی حقیقت سے چھوٹا کریں اور نہ ہی حقیقت سے باہر لے جا کر بڑا بنا دیں بلکہ ہمیں چاہئیے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو موازنہ کی طاقت دی ہے اس سے کام لیں۔

(قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے متعلق تاکید، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 161-160)

بچپن میں شکار کرنے کی عادت

بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ایک ہوائی بندوق لے دی اور میں چند اور بچوں کے ساتھ موضع ناتھ پور کی طرف شکار کرنے چلا گیا۔ کھیتوں میں ایک سکھ لڑکا ہمیں ملا اور کہنے لگا یہ کیا ہے؟ ہم نے بتایا کہ بندوق ہے۔ وہ پوچھنے لگا اس سے کیا کرتے ہو؟ ہم نے بتایا کہ شکار مارتے ہیں۔ اس نے کہا کچھ مارا بھی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ایک فاختہ ماری ہے۔ وہ کہنے لگا ہمارے گاؤں میں چلو وہاں بہت سی فاختائیں ملیں گی جو بیریوں وغیرہ پر بیٹھی رہتی ہیں۔ ہم نے اسے کہا کہ گاؤں کے لوگ ناراض تو نہ ہوں گے؟ وہ کہنے لگا کہ نہیں ناراض کیوں ہوں گے تم لوگوں نے فاختہ ہی مارنی ہے ان کو اس سے کیا۔ خیر وہ ہمیں ساتھ لے کر گاؤں میں پہنچا اور ایک درخت پر کچھ فاختائیں بیٹھی ہوئی دیکھ کر کہنے لگا کہ وہ ہیں مارو۔ میں نے بندوق چلائی اور غالباً ایک کو مار لیا۔ پھر وہ ہمیں آگے ایک اور درخت کے پاس لے گیا۔ اس پر بھی فاختہ بیٹھی تھیں۔ وہ کہنے لگا کہ لو اب ان کو مارو۔ اتنے میں ایک بڑھیا نکلی اور کہنے لگی کہ تم لوگوں کو شرم نہیں آتی جیو ہتیا کرتے ہو اور اپنے گاؤں کے لڑکوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ تم بڑے بے شرم ہو جو دیکھتے ہو اور منع نہیں کرتے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ وہی لڑکا جو ہمیں اپنے ساتھ لایا تھا فوراً بگڑ گیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور ہمیں کہنے لگا تم کیوں ہمارے گاؤں میں شکار کرتے ہو؟ ہمیں ساتھ لانا اس کا ایک عارضی اثر کے ماتحت تھا مگر جیو ہتیا کی مخالفت ایک پرانا اثر تھا اور اس کے رونما ہوتے ہی وہ عارضی اثر بالکل زائل ہو گیا اور قطعاً بُھول گیا کہ خود ہمیں اپنے ساتھ لایا تھا۔ ہم آنے میں متأمل تھے کہ لوگ ناراض نہ ہوں مگر اس نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا کہ نہیں کوئی ناراض نہیں ہوگا۔ تو بعض مسائل کا اثر دماغ پر بہت گہرا ہوتا ہے اور جب تک دماغ کی اصلاح اس کے مطابق نہ کی جائے یا پھر جب تک اس اصل کی غلطی اس پر پوری طرح واضح نہ کر دی جائے منفرد اعمال میں انسان کی اصلاح ناممکن ہوتی ہے۔

(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 216)

علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا

1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ نشان مانگا تھا۔ پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔ بچپن میں میری صحت نہایت کمزور تھی۔ پہلے کالی کھانسی ہوئی اور پھر میری صحت ایسی گر گئی کہ گیارہ بارہ سال کی عمر تک میں موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا اور عام طور پر یہی سمجھا جاتا رہا کہ میری زیادہ لمبی عمر نہیں ہوسکتی۔ اِسی دَوران میں میری آنکھیں دُکھنے آگئیں اور اِس قدر دُکھیں کہ میری ایک آنکھ قریباً ماری گئی۔ چنانچہ اس میں سے مجھے بہت کم نظر آتا ہے۔ پھر جب میں اور بڑا ہوا تو متواتر چھ سات ماہ تک مجھے بخار آتا رہا اور سِل اور دِق کا مریض مجھے قرار دے دیا گیا۔ اِن وجوہ سے میں باقاعدہ پڑھائی بھی نہیں کرسکتا تھا۔ لاہور کے ہی ماسٹر فقیر اللہ صاحب جن کی مسلم ٹاؤن میں کوٹھی ہے ہمارے سکول میں حساب پڑھایا کرتے تھے۔ اُنہوں نے ایک دفعہ میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ پڑھنے نہیں آتا اور اکثر غائب رہتا ہے۔ میں ڈرا کہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہوں گے مگر آپؑ فرمانے لگے ماسٹر صاحب! اِس کی صحت کمزور رہتی ہے ہم اتنا ہی شکر کرتے ہیں کہ یہ کبھی کبھی مدرسہ میں چلا جاتا ہے اور کوئی بات اِس کے کانوں میں پڑ جاتی ہے زیادہ زور اس پر نہ دیں۔ بلکہ مجھے یاد ہے آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہم نے حساب سکھا کر اسے کیا کرنا ہے۔ کیا ہم نے اِس سے کوئی دُکان کرانی ہے۔ قرآن اور حدیث پڑھ لے گا تو کافی ہے۔ غرض میری صحت ایسی کمزور تھی کہ دنیا کے علم پڑھنے میں بالکل ناقابل تھا میری نظر بھی کمزور تھی مَیں پرائمری مڈل اور انٹرنس کے امتحان میں فیل ہوا ہوں کسی امتحان میں پاس نہیں ہوا۔ مگر خدا نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ میں علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جاؤں گا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ دُنیوی علوم میں سے کوئی علم میں نے نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان علمی کتابیں میرے قلم سے لکھوائیں کہ دنیا اِن کو پڑھ کر حیران ہے اور وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس سے بڑھ کر اسلامی مسائل کے متعلق اور کچھ نہیں لکھا جاسکتا۔ ابھی تفسیر کبیر کے نام سے میں نے قرآن کریم کی تفسیر کا ایک حصہ لکھا ہے اسے پڑھ کر بڑے بڑے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اِس جیسی آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔ پھر ہمیشہ میں لاہور میں آتا رہتا ہوں اور یہاں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ مجھ سے کالجوں کے پروفیسر ملنے آتے ہیں، سٹوڈنٹس ملنے آتے ہیں، ڈاکٹر ملنے آتے ہیں، مشہور پلیڈر اور وکیل ملنے آتے ہیں مگر آج تک ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی بڑے سے بڑے مشہور عالم نے میرے سامنے اسلام اور قرآن پر کوئی اعتراض کیا ہو اور میں نے اسلام اور قرآن کی تعلیم کی روشنی میں ہی اُسے ساکت اور لاجواب نہ کر دیا ہو اور اسے یہ تسلیم نہ کرنا پڑا ہو کہ واقعہ میں اسلام کی تعلیم پر کوئی حقیقی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہے ورنہ میں نے دُنیوی علوم کے لحاظ سے کوئی علم نہیں سیکھا لیکن میں اِس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ خدا نے مجھے اپنے پاس سے علم دیا اور خود مجھے ہر قسم کے ظاہری اور باطنی علوم سے حصہ عطا فرمایا۔

مَیں ابھی بچہ ہی تھا کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اُس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوئی ہے جو بڑھتے بڑھتے ایک تصویر کے فریم کی صورت اختیار کر گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ اُس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور پھر یکدم اُس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آگیا اور اُس نے کہا میں خدا کا فرشتہ ہوں اور تمہیں قرآن کریم کی تفسیر سکھانے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ تب اُس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کر دی وہ سکھاتا گیا، سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک جتنے مفسر گزرے ہیں اُن سب نے صرف اِس آیت تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اِس کے آگے بھی تفسیر سکھاتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے سکھا دی۔ اس رؤیا کے معنی درحقیقت یہی تھے کہ فہمِ قرآن کا ملکہ میرے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ ملکہ میرے اندر اِس قدر ہے کہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں اور جس مجلس میں چاہو مَیں یہ دعویٰ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ سورۃ فاتحہ سے ہی میں تمام اسلامی علوم بیان کرسکتا ہوں۔

میں ابھی چھوٹا ہی تھا سکول میں پڑھا کرتا تھا کہ ہمارے سکول کی فٹ بال ٹیم امرتسر کے خالصہ کالج کی ٹیم سے کھیلنے کے لیئے گئی۔ مقابلہ ہوا اور ہماری ٹیم جیت گئی۔ اس پر باوجود اُس مخالفت کے جو مسلمان ہماری جماعت کے ساتھ رکھتے ہیں چونکہ ایک رنگ میں مسلمانوں کی عزت افزائی ہوئی تھی اِس لیئے امرتسر کے ایک رئیس نے ہماری ٹیم کو چائے کی دعوت دی۔ جب ہم وہاں گئے تو مجھے تقریر کرنے کے لئے کھڑا کر دیا گیا۔ میں نے اس تقریر کے لئے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ جب مجھے کھڑا کیا گیا تو معاً مجھے یہ رؤیا یاد آگیا اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! تیرا فرشتہ مجھے خواب میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھا گیا تھا۔ آج میں اس بات کا امتحان لینا چاہتا ہوں کہ یہ خواب تیری طرف سے تھا یا میرے نفس کا دھوکا تھا۔ اگر یہ خواب تیری طرف سے تھا تو تو مجھے سورۃ فاتحہ کا ہی آج کوئی ایسا نکتہ بتا جو اِس سے پہلے دنیا کے کسی مفسر نے بیان نہ کیا ہو۔ چنانچہ اِس دعا کے معاً بعد خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک نکتہ ڈالا۔

(میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 213 تا 216)

(تذکار مہدی صفحہ 86 تا 91، ایڈیشن 2020، یوکے)

✡ ✡ ✡ ✡

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

تمام مذاہب، فرقے، رنگ و نسل اور قومیت کے لوگوں کی خدمت کرنا،
جماعت کے اوّلین مقاصد میں سے ہے۔
(پیغام بر موقع اجتماع انصار اللہ ہالینڈ 2022)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

میں آپ کو ترغیب دلاتا ہوں کہ آپ اسلامی علوم کے خزانوں کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں
قرآن پاک اور حضرت محمد ﷺ کے بابرکت اسوہ سے راہنمائی حاصل کریں

خلافت احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں
خلافت کی صورت میں میسر الٰہی راہنمائی سے استفادہ کرتے ہوئے جدید دنیا کے چیلنجوں سے نمٹنے کی کوشش کریں
یادرکھیں! یہ خلافت کے ساتھ آپ کی غیر متزلزل اطاعت اور وفاداری ہی ہے
جس کے ذریعہ آپ اپنے لیے، اپنے خاندانوں کے لیے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یقینی بنا سکتے ہیں

یہ اجتماع آپ کی روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو اور آپ کے اسلام احمدیت کی خدمت کے عزم کو مضبوط کرے
جو اہم ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہیں خدا تعالیٰ انہیں کما حقہ ادا کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے

نیوزی لینڈ کے اجتماع مجلس انصار اللہ 2024ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ نیوزی لینڈ،

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

مجھ سے درخواست کی گئی تھی کہ آپ کے نیشنل اجتماع کے مبارک موقع پر آپ کو ایک پیغام بھیجوں۔ میں اس موقع پر آپ سب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو اپنے خاص فضلوں سے بھر دے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ آپ کا یہ اجتماع آپ کے لیے بے پناہ روحانی ترقیات کا باعث بنے اور آپ کے دلوں میں ایمان اور بھائی چارے کی شمع کو روشن تر کر دے۔ آمین

آج آپ یہاں محض افراد کی حیثیت میں اکٹھے نہیں ہوئے ہیں بلکہ بطور ''انصار اللہ'' یعنی اللہ کے معزز مددگار کے طور پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ٹائیٹل صرف ایک تمغہ نہیں ہے جو فخر کے ساتھ پہنا جائے بلکہ ایک گہری ذمہ داری ہے جو آپ کو اسلام احمدیت کے حقیقی سفیر بننے کے حوالہ سے ادا کرنی ہے۔ آپ زندگی کے اس مرحلہ پر ہیں کہ آپ کا سالوں کا تجربہ اور دانائی جماعت کے مستقبل کی تشکیل میں آپ کے کردار کو اور زیادہ اہم بنا دیتی ہے۔

قرآن پاک جو کہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے، ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت سچے ایمان کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ جیسا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کو عبادت اور نیک اعمال سے مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں یادرکھیں کہ آپ کا گھر اگلی نسل کے لیے پہلی تربیت گاہ ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کی، اسی طرح آپ کو اپنے بچوں میں اور آگے ان کی اولاد میں وہی محبت اور عقیدت پیدا کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

یادرکھیں، اعمال کا اثر آپ کے الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔ نوجوان آپ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور آپ کے نمونے سے سیکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ نمازوں کے لیے آپ کی لگن، قرآن پاک کے مطالعہ کے لیے آپ کا عزم، اور آپ کا جماعت کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ کی قربانیاں، مالی بھی اور وقت اور مجاہدہ کی صورت میں بھی، آپ کی طرف سے محض فرائض کی تکمیل ہی نہیں بلکہ آپ کے ایمان کی مضبوطی کے ثبوت کی حیثیت رکھتی ہیں اور وہ جو نمونہ کے لیے آپ کو دیکھتے ہیں ان پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی ایک ایسی جماعت تیار ہو جس میں اسلام کی حقیقی روح، امن، ہمدردی اور تمام انسانوں کے لیے محبت پائی جاتی ہو۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر ایک نسل، اپنے بزرگوں کی رکھی ہوئی بنیادوں پر قائم عمارت کو آگے بڑھاتے ہوئے، روحانی ترقی کے لیے کوشش کرے اور خود کو خدمت انسانیت کے لیے وقف کر دے۔ بحیثیت انصار اللہ، ان عظیم مقاصد کے حصول میں آپ کا کردار بہت ضروری ہے۔

اس لیے میں آپ کو ترغیب دلاتا ہوں کہ آپ اسلامی علوم کے خزانوں کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں۔ قرآن پاک اور حضرت محمد ﷺ کے بابرکت اسوہ سے راہنمائی حاصل کریں۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ خلافت کی صورت میں میسّر الٰہی راہنمائی سے استفادہ کرتے ہوئے جدید دنیا کے چیلنجوں سے نمٹنے کی کوشش کریں۔ یادرکھیں، یہ خلافت کے ساتھ آپ کی غیر متزلزل اطاعت اور وفاداری ہی ہے جس کے ذریعہ آپ اپنے لیے، اپنے خاندانوں کے لیے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ یہ اجتماع آپ کی روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو اور آپ کے اسلام احمدیت کی خدمت کے عزم کو مضبوط کرے۔ جو اہم ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہیں خدا تعالیٰ انہیں کما حقہ ادا کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ مجلس انصار اللہ نیوزی لینڈ کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 03 فروری 2025ء)

* * *

بقیہ نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 14

کے مالک، خوش مزاج، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) عزیزم محمد مبرور ابن مکرم محمد محمود صاحب (فیکٹری ایریا اسلام ربوہ)

12/جنوری 2025ء کو 15 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ بوقت وفات سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری مال اطفال کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔ عزیز نمازوں کا پابند، بہت نیک فرمانبردار اور اطفال الاحمدیہ کا ایک فعال ممبر تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بہنیں شامل ہیں جو کہ مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ مرحوم مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب مرحوم (سابق پبلشر رسالہ انصار اللہ پاکستان) کا پوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

* * *

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی ایک منفرد پیشکش
''تعارف کتب''

روحانی خزائن اور انوار العلوم کا اجمالی جائزہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی جانب سے تعارف کتب پر مشتمل ایک نئی معلوماتی سیریز پیش کی جا رہی ہے جس میں روحانی خزائن اور انوار العلوم کی کتب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام جماعت کے احباب کے لئے علمی، روحانی اور تربیتی اعتبار سے نہایت مفید ہیں، جن کی مدد سے کتب فہم میں آسانی اور مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ یہ پروگرام وقتاً فوقتاً ایم ٹی اے پر نشر کئے جاتے ہیں اور MTA International India Studios کے یوٹیوب چینل پر بھی دستیاب ہیں جہاں سے احباب اپنی سہولت کے مطابق ان پروگرامز سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے آفیشل یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں اور واٹس ایپ چینل کو فالو کریں تا کہ آپ کو ہر نئے پروگرام کی بروقت اطلاع ملتی رہے۔

آفیشل Whatsappp چینل ایم ٹی اے
آفیشل Youtube چینل ایم ٹی اے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی پیشکش
''تاریخی پروگرامز''

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے سنہری واقعات پر مشتمل پروگرامز! ایم ٹی اے انٹرنیشنل انڈیا اسٹوڈیوز کی جانب سے ایک منفرد سیریز پیش کی جارہی ہے جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں رونما ہونے والے اہم واقعات کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ ان پروگرامز میں ان تاریخی مقامات پر بنائی گئی مختصر ڈاکومنٹریز بھی شامل ہیں جہاں یہ واقعات رونما ہوئے ہیں، تا کہ ناظرین کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سی جگہیں ہیں۔ یہ پروگرامز ایم ٹی اے پر وقتاً فوقتاً نشر کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ایم ٹی اے انڈیا کے یوٹیوب چینل پر بھی دستیاب ہیں۔ احباب اپنی سہولت کے مطابق ان پروگرامز سے استفادہ کریں اور جماعت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔ ایم ٹی اے کے آفیشل یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں اور واٹس ایپ چینل کو فالو کریں تا کہ آپ کو ہر نئے پروگرام کی بروقت اطلاع ملتی رہے۔

آفیشل Whatsappp چینل ایم ٹی اے
آفیشل Youtube چینل ایم ٹی اے

نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ پر لشکر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی:

تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں
اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو، نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا،
نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا نہ کسی درخت کو کاٹنا بلکہ کسی بھی درخت کو نہیں کاٹنا اور نہ کسی عمارت کو گرانا

غزوۂ موتہ، سریہ حضرت شُجاع بن وَہَب، سریہ حضرت کعب بن عُمَیر، غزوۂ مُؤتَہ کے حالات وواقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/اپریل 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ پر لشکر روانہ کرتے ہوئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ پر لشکر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی: تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔ نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت کو اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا۔ نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا نہ کسی درخت کو کاٹنا بلکہ کسی بھی درخت کو نہیں کاٹنا اور نہ کسی عمارت کو گرانا۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ بنومُرَّہ کی طرف کب گئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعدؓ شعبان سات ہجری میں تیس افراد کے ساتھ فدک میں بنومُرَّہ کی طرف گئے۔

سوال: بنومرہ نے حضرت بشیر بن سعدؓ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنومُرَّہ نے حضرت بشیر بن سعدؓ کے تمام ساتھیوں کو شہید کر دیا۔

سوال: رسول کریم ﷺ کو جب حضرت بشیر بن سعدؓ کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے کیا کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب حضرت بشیر بن سعدؓ کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے حضرت زبیر بن عوامؓ کو تیار کیا اور فرمایا کہ جاؤ! یہاں تک کہ اس جگہ پہنچو جہاں حضرت بشیر بن سعدؓ کے ساتھی شہید ہوئے تھے اور اگر اللہ نے تمہیں فتح دے دی تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑنا۔ جو دشمن ہیں جنہوں نے ظلم کیا تھا، قتل کیا تھا، مسلمانوں کو شہید کیا تھا ان کو نہیں چھوڑنا۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کے ساتھ دو سو صحابہ کو تیار کیا اور ان کے لیے جھنڈا باندھا۔

سوال: سریہ حضرت شُجاع بن وَہَبؓ کس کی طرف ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریہ حضرت شُجاع بن وَہَبؓ جو سِیّ (Siyii) کی طرف ہوا۔

سوال: سریہ حضرت شُجاع بن وَہَبؓ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ ربیع الاول آٹھ ہجری میں حضرت شجاع بن وہب کی قیادت میں سِیّ کی طرف ہوا۔

سوال: سِیّ مدینہ سے کتنی مسافت پر ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سِیّ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام تھا۔

سوال: حضرت شجاعؓ کے والد صاحب کا کیا نام تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت شجاعؓ کے والد کا نام وَہَب بن رَبِیْعَہ تھا۔

سوال: حضرت شجاعؓ کا شمار کن بزرگ صحابہ میں ہوتا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت شجاعؓ کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتدا ہی میں اسلام قبول کیا تھا۔

سوال: حضرت شجاعؓ کن کن غزوات میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت شجاعؓ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

سوال: سریہ حضرت کعب بن عُمَیرؓ بطرف ذَاتِ اَطْلَاح کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ آٹھ ربیع الاول آٹھ ہجری میں ہوا۔

سوال: ذَاتِ اَطْلَاح مدینہ سے کتنے فاصلے پر واقعہ تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ذَاتِ اَطْلَاح سرزمین شام میں وادِی القرٰی کی پشت پر تھا اور مُؤتہ کے نواح میں تھا جو مدینہ سے تقریباً چھ سو میل کے فاصلے پر تھا۔

سوال: حضرت کعب کے ہمراہ کتنے صحابہ تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت کعبؓ کے ہمراہ پندرہ صحابہ تھے۔

سوال: غزوۂ مُؤتَہ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوۂ مُؤتَہ جُمادیَ الاُولیٰ آٹھ ہجری یا ستمبر 629ء میں ہوا۔

سوال: مُؤتَہ کہاں واقعہ ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مُؤتَہ شام کی حدود میں بَلْقاء کی سرزمین پر ایک بستی ہے جو مدینہ سے تقریباً چھ سو میل کے فاصلے پر تھی۔

سوال: غزوۂ مُؤتَہ کو غزوۂ جیش الامراء کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسے غزوۂ جیش الامراء اسلئے کہا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس لشکر کے روانہ ہونے سے قبل اس کے ایک سے زائد امیر مقرر کر دیے تھے۔

سوال: غزوۂ مُؤتَہ کے اسباب کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حَارِث بن عُمَیرؓ کو بُصْریٰ کے حاکم کی طرف قاصد بنا کر اپنا خط دے کر روانہ فرمایا۔ جب وہ مُؤتَہ کے مقام پر پہنچا تو شُرَحْبِیْل بن عَمْرو غَسَّانِی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ شام جا رہا ہوں۔ شرحبیل نے پوچھا کہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے قاصد تو نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں میں رسول اللہ ﷺ کا پیغامبر ہوں۔ شرحبیل نے حکم دیا تو انہیں باندھ دیا گیا۔ اپنے ساتھیوں کو اس نے کہا اِن کو باندھ دو۔ پھر شرحبیل نے انہیں شہید کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو یہ بات آپ پر بہت گراں گزری۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو بلایا اور انہیں حضرت حارث بن عمیرؓ کی شہادت اور ان کو شہید کرنے والوں کے متعلق بتایا۔ اسی سبب سے غزوۂ مُؤتَہ ہوا۔

سوال: جب آنحضرت ﷺ امراء مقرر کر رہے تھے تو اس وقت کون سا واقعہ درپیش آیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ امراء مقرر کر رہے تھے تو اس وقت کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت جعفرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے والدین آپ پر قربان۔ مجھے گمان نہ تھا کہ آپؐ مجھ پر حضرت زید کو امیر بنائیں گے۔ میرا خاندان تو اعلیٰ ہے مجھے نہیں مقرر کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم جاؤ۔ تم نہیں جانتے کہ بہتر کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک سفید جھنڈا حضرت زید کو دیا اور انہیں نصیحت کی کہ حضرت حارِث بن عُمَیر کی شہادت کی جگہ پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کریں۔

⁂

مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جب ہم نئی مساجد بنا رہے ہیں اس سوچ کے ساتھ بنائیں
کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس کی تعمیر اور آبادی کرنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 دسمبر 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: برلن مسجد کے لئے عورتوں نے کیا قربانیاں دیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: برلن کی مسجد کیلئے عورتوں نے چندہ جمع کیا تھا۔ لجنہ نے اس زمانہ میں ہندوستان میں یا صرف قادیان میں، زیادہ تو قادیان میں کہنا چاہئے ہوتی تھیں، تقریباً ایک لاکھ روپیہ جمع کیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت کے لحاظ سے ایک بہت بڑی رقم تھی، بڑی خطیر رقم تھی اور زیادہ تر قادیان کی غریب عورتوں کی قربانی تھی۔ کسی نے مرغی پالی ہوئی ہے تو بعض مرغی لے کے آ جاتی تھیں۔ کوئی انڈے بیچنے والی ہے تو انڈے لے کر آ گئی۔ کسی کے گھر میں بکری ہے تو وہ بکری لے کر آ گئی۔ کسی کے گھر میں کچھ نہیں ہے تو گھر کے جو برتن تھے تو وہی لے کر آ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا مَیں نے جو تحریک کی تو عورتوں میں اس قدر جوش تھا کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ سب کچھ گھر کا سامان جو ہے وہ دے دیں۔ ایک عورت نے اپنا سارا زیور چندے میں دے دیا۔ اور کہنے لگی کہ اب میرا دل چاہتا ہے کہ کہ اب مَیں گھر کے برتن بھی دے آؤں۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تمہارا جو زیور تم نے دے دیا ہے کافی ہے۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ اس وقت میرا اتنا جوش ہے کہ میرا اگر بس چلے تو تمہیں بھی بیچ کے دے آؤں۔ تو گو کہ جواب صحیح نہیں ہے لیکن یہ اس جوش کو ظاہر کرتا ہے جو قربانی کیلئے عورتوں میں تھا۔

سوال: جب صدر صاحب انصار اللہ برلن نے مساجد بنانے کیلئے قرض دیئے جانے کے بارے میں حضور انور نے کہا تو حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: صدر صاحب انصار اللہ نے مجھے لکھا کہ انصار اللہ نے 100 مساجد کیلئے وعدہ پانچ لاکھ کا ہوا ہے۔ فلاں فلاں اخراجات ہو گئے ہیں اس لئے مرکز ہمیں اتنے عرصہ کے لئے کچھ قرض دے دے تا کہ انصار اللہ اپنا وعدہ پورا کر سکے۔ تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ بالکل اس کی امید نہ رکھیں۔ یہ گندی عادت جو آپ ڈالنا چاہتے ہیں اپنے آپ کو اور پھر ایک آپ کو جو یہ گندی عادت پڑے گی تو باقی تنظیموں کو بھی پڑے گی۔ اس کو مَیں نہیں ہونے دوں گا خود ہمت کریں، خود رقم جمع کریں۔

سوال: برلن کی مسجد کا سنگ بنیاد کب ہوا؟

جواب: برلن کی مسجد کا سنگ بنیاد 2 جنوری 2007ء میں ہوا۔

سوال: مسجد برلن کی سنگ بنیاد سے قبل حضور انور نے برلن کی جماعت سے اور دنیا بھر کے احمدیوں سے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ بھی اور یہاں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے حالات ٹھیک رکھے اور یہ سنگ بنیاد رکھا بھی جائے اور مسجد کی تکمیل بھی ہو جائے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ

الۡمُهۡتَدِيۡنَ (التوبۃ: 18) اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔

سوال: اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لانے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لانے والے وہ لوگ ہیں جو سجدہ کرتے ہیں اور کامل فرمانبرداری سے سجدہ کرتے اور اللہ کی تسبیح وتحمید کرنے والے ہوتے ہیں۔

سوال: مسجدوں کی اصل زینت کن سے وابسطہ ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر جو برلن مسجد کیلئے رقم اکٹھی کی گئی تھی اس کو کس چیز میں خرچ کیا گیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو برلن میں مسجد بنانے کی بڑی خواہش تھی اس کے لئے چندہ بھی جمع کیا گیا جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں لیکن حالات کی وجہ سے پھر وہ رقم لندن بیت الفضل کی تعمیر میں خرچ کردی گئی۔

سوال: حضور انور نے احمدی کا کیا کام بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے جس نے اسلام کا دفاع کرنا ہے۔ اللہ کے بندوں کو اللہ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے۔ محبتیں بکھیرنی ہیں اور اسلام کی صحیح اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانی ہے۔ انشاء اللہ

سوال: مسجد بننے کے دوران بھی وہاں کے رہنے والے لوگوں کو کس بات کا خیال رکھنا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسجد بننے کے دوران بھی وہاں کے رہنے والے لوگ اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو۔ اگر مخالفین کی طرف سے سخت رویہ اختیار کیا جائے تو آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

سوال: برلن میں مسجد کس مقصد کے لئے بنائی جارہی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسجد اس گھر کے نمونے اور اس مقصد کے لئے بنارہے ہیں جو خدا کا پہلا گھر تھا اور جس کی بنیادیں رکھتے ہوئے ان باپ بیٹا نے جو دعائیں کی تھیں۔ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ (البقرۃ: 129) کہ اے ہمارے رب ہم اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے۔ ہماری ذریت میں سے بھی اپنی فرمانبردار اُمّت پیدا کر اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ تو ایسے بندے بنادے جو تیرے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ تیرے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور تیری مخلوق کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں محبت پیار اور امن کا پیغام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اور صرف ہم نہیں بلکہ ہماری اولادیں بھی ان نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔

سوال: جب ہم نئی مساجد بنائیں تو ہماری کیا سوچ ہونی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ہم نئی مساجد بنارہے ہیں اس سوچ کے ساتھ بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس کی تعمیر اور آبادی کرنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

✡ ✡ ✡ ✡

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

ہوئی چیز کو دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح بیشک دُنیا میں اور بھی صناع اور موجد ہیں مگر اُن کی صنعتیں اور ایجادات بالکل بے حقیقت ہیں اور پھر جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے ہی ایجادات کا سلسلہ قائم رکھے ہوئے ہیں تو اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ بہر حال خدا تعالیٰ ہی ہوا۔ کوئی انسان نہ ہوا۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 139، مطبوعہ قادیان 2010)

❋ ❋ ❋

JYOTI SAW MILL

IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of
Natural Precious &
Semi-Precious
Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor,
South Thaikkat Street
Melapalayam, Tirunelveli-627005
Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road
Balaji Nagar Extension
Puzhuthivakkam, Chennai-600091
Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot
Siphraya, Bangrak
Bangkok - 10500
Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 مارچ 2025ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ زکیہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد مرزا صاحب مرحوم
(ساؤتھ فیلڈز۔ یوکے)

15/مارچ 2025ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید قاضی امیر حسین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں جنہوں نے پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ دیکھ کر احمدیت قبول کی تھی۔ اس کے بعد وہ قادیان آگئے اور مدرسہ احمدیہ میں حدیث پڑھاتے رہے۔ مرحومہ کی فیملی 1960ء کے شروع میں مسجد فضل کے پاس منتقل ہوئی۔ آپ کے شوہر نے مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے ساتھ ضیافت ٹیم میں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سے بچوں بچیوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ 2006ء میں آپ کو عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد اقبال صاحب ابن مکرم محمد اسحاق صاحب
(کینیڈا)

18/جنوری 2025ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے، حضرت بابو فخر الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ باجماعت نمازوں کے پابند تھے۔ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ آپ نے عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ آپ نے تقریباً بیس سال مختلف جماعتوں میں بحیثیت سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ اڑھائی سال صدر جماعت وان ایسٹ رہے۔ بوقت وفات نائب صدر اور سیکرٹری مال حدیقہ احمد کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ ان کی یہ خوبی تھی کہ چندوں کی یاددہانی بڑے مؤثر انداز میں کروایا کرتے تھے اور اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے بڑے ہر دل عزیز تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بہنیں اور پانچ بھائی شامل ہیں۔ آپ مکرم فرحان اقبال صاحب (مربی سلسلہ آٹوا ویسٹ۔ کینیڈا) کے والد تھے۔

(2) مکرم افتخار الدین قمر صاحب
(چک چٹھہ ضلع حافظ آباد)

5/جنوری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مستری نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم حاجی منظور احمد صاحب مرحوم (درویش قادیان) کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے سیکرٹری مال، صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بڑے صائب الرائے، نیک، مخلص اور خدمت گزار انسان تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ مرکزی مہمانوں کی ہر طرح کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ شدید مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ کہیں سے بھی کوئی آمد ہوتی تو سب سے پہلے چندے ادا کیا کرتے تھے۔ احباب جماعت کے گھریلو جائیداد کے معاملات بھی نپٹاتے۔ نیز احمدی اور غیر احمدی احباب اپنی امانتیں بھی آپ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد طلحہ قمر صاحب معلم سلسلہ آجکل المہدی ہسپتال مٹھی ضلع تھر پارکر اور دوسرے بیٹے مکرم احیاء الدین صاحب جماعت کینیڈا میں قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرم علی اصغر صاحب ابن مکرم عالم خان صاحب
(چک نمبر 30 ج ب۔ فیصل آباد)

28/نومبر 2024ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد نے ہندوستان کے ضلع گورداسپور میں احمدیت قبول کی تھی اور پاکستان بننے کے بعد ہجرت کرکے فیصل آباد میں آباد ہوئے۔ مرحوم نے مقامی سطح پر زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجگانہ نمازوں کا التزام کرتے۔ روزانہ تلاوت کرتے اور باقاعدگی سے روزے رکھا کرتے تھے۔ مرحوم ایک نیک، مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 6 بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرمہ ڈاکٹر زینت خاتون صاحبہ
(دار الکرامہ خواتین۔ ربوہ)

4/مارچ 2025ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد چودھری رحیم داد صاحب چیچیاں والے اپنے علاقہ کے معروف آدمی تھے۔ کہتے ہیں کہ ان کا قبیلہ چیچنیا روس سے ہجرت کرکے اس علاقہ میں آباد ہوا تھا اور ان کے گاؤں کا نام اسی نسبت سے چیچیاں کہلاتا ہے۔ آپ طویل عرصہ اپنی ملازمت کے سلسلے میں بغداد (عراق) میں مقیم رہے۔ یہ خاندان ہری پور ہزارہ میں پہلا احمدی گھرانہ تھا۔ مرحومہ نے 1962ء میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کرکے گورنمنٹ جاب کی اور پاکستان میں مختلف شہروں میں تعینات رہیں۔ جماعت سے ہمیشہ مضبوط تعلق رکھا۔ پنشن کے بعد ہری پور میں پرائیویٹ پریکٹس کرتی رہیں۔ مرحومہ کا تمام عمر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی نمونہ مثالی رہا۔ آپ نے آخری ایام ربوہ میں گزارنے کو ترجیح دی اور تقریباً 2008ء سے دار الکرامہ میں مقیم تھیں۔ نماز اور روزہ کی پابند، پروقار اور متحمل طبیعت کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ دین کی خاطر ہر تکلیف کو برداشت کیا اور ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ دار الکرامہ کے ماحول کو آسودہ اور بہتر رکھنے میں ان کا کردار قابل تعریف تھا۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب
(Budingen۔ جرمنی)

15/دسمبر 2024ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ابتدائی زندگی پنجاب عارف والا میں گزری۔ حالات خراب ہونے کی وجہ سے 1974ء میں کراچی چلے گئے اور پھر 2017ء میں ہجرت کرکے جرمنی آگئے اور تب سے جماعت Budingen میں رہائش پذیر تھے۔ مرحوم اچھے اخلاق

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12369: میں شاکرہ خاتون زوجہ مکرم رستم احمدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 4 جون 1990ء پیدائشی احمدی ساکن: قادیان گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 24 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,602 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : رستم احمدی الامتہ : شاکرہ خاتون گواہ حافظ سید رسول نیاز

مسل نمبر 12370: میں شازیہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 7 دسمبر 1997ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ دارالعلوم قادیان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رفیق احمد عاجز الامتہ : شازیہ محمود گواہ : امجد اقبال قمر

مسل نمبر 12371: میں امتہ الرشید زوجہ مکرم رفیق حسین لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازم تاریخ پیدائش: 30 نومبر 1979ء پیدائشی احمدی ساکن: جماعت احمدیہ ارم لین سرینگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ ارم لین میں 1.800 مرلہ، حق مہر -/72,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/70,000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نثار احمد ایتو الامتہ : امتہ الرشید گواہ : جاوید احمد نجار

مسل نمبر 12372: میں شاہدہ فرزانہ زوجہ مکرم پرویز احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ٹیچر تاریخ پیدائش: 15 مارچ 1973ء ساکن: جماعت احمدیہ آسنور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9 مئی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 31 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/84,000 روپئے مع جی پی فنڈ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : فاروق احمد ناصر الامتہ : شاہدہ فرزانہ گواہ : غلام علی نائک

مسل نمبر 12373: میں رفعت جان زوجہ مکرم اشفاق احمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 15 اگست 2000 پیدائشی احمدی ساکن: آسنور تحصیل ڈی ایچ پورہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار، دو عدد کڑے، تین عدد جھمکے، پانچ عدد انگوٹھیاں (تمام زیورات 40 گرام 18 کیریٹ) حق مہر -/60,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرقان علیم وانی الامتہ : رفعت جان گواہ : غلام علی نائک

مسل نمبر 12374: میں اشفاق احمد نائک ولد مکرم مبارک احمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 8 اکتوبر 1990ء پیدائشی احمدی ساکن: آسنور تحصیل ڈی ایچ پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فرقان علیم نائک العبد : اشفاق احمد نائک گواہ : غلام علی نائک

مسل نمبر 12375: میں سید فضل اللہ ولد مکرم سید اللہ بخش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن: دارالفضل مسجد شموگہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس فی الحال 100x40 رقبہ زمین ہے جس میں مکان تیار ہے اور اس مکان سے خاکسار کی آمد ہے جسکا کھاتہ نمبر 303 ہے جو کہ ارکاڈ وروید یانگر شموگہ میں موجود ہے۔ یہ زمین میری بیوی کے نام پر ہے کیونکہ پہلے میں گلف میں رہائش رکھتا تھا۔ لیکن اس مکان کا مالکانہ حق میں خود رکھتا ہوں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد گلبرگی العبد : سید فضل اللہ گواہ : راشد جمال

مسل نمبر 12376: میں عبدالباقی ولد مکرم عبدالمحسن صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن: سول لائن روڈ محلہ دارالانوار جنوبی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 29 جون 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نویل احمد فضل العبد : عبدالباقی گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 12377: میں ملیحہ نعیم بنت مکرم نعیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم تاریخ پیدائش: 7 دسمبر 1999ء پیدائشی احمدی ساکن: مکان نمبر 135 وکاس کالونی کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18 جون 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیر احمد پوار الامتہ : ملیحہ نعیم گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 12378: میں آصف عالم ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 19 اپریل 1994ء پیدائشی احمدی ساکن: دھاران 19 سنساری کوشی نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید سراج احمد العبد : آصف عالم گواہ : متین الرحمٰن

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-96465-61639, +91-85579-01648

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 21 August - 2025 Issue. 34

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

سریّہ مُشَلَّل، سریّہ حضرت خالد بن ولیدؓ بطرف نخلہ، سریّہ حضرت عَمرو بن العاصؓ بطرف سُواع، سریّہ حضرت خالد بن ولیدؓ بطرف بنوجذیمہ کا تذکرہ

آنحضرت ﷺ نے کہیں بھی سختی نہیں کی، یہ الزام غلط ہے کہ جنگوں میں آپ ﷺ نے قتل کروایا، جس سریّہ میں بھی غلطی سے کچھ ہوا تو آپ ﷺ نے بڑی ناراضگیوں کا اظہار فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ؍اگست 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: گزشتہ جمعے مَیں نے تین بڑے بتوں کو مسمار کرنے کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ ایک سریّہ حضرت سَعْد بن زید اشہلی رضی اللہ عنہ کا تھا، رسول اللہ ﷺ نے چوبیس رمضان کو حضرت سَعْد بن زید رضی اللہ عنہ کو مناۃ بت کے انہدام کے لیے بھیجا تھا۔ اُسے بحیرۂ احمر کے ساحل پر قدید کے قریب مُشَلَّل کے مقام پر نصب کیا گیا تھا۔ اِسی وجہ سے اِس کو سریّہ مُشَلَّل بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت سَعْد بن زید اشہلی رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب آپؓ وہاں پہنچے تو وہاں ایک مجاور بھی تھا۔ مجاور نے آپؓ سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ مناۃ کا گرانا۔ اُس نے کہا کہ تم اور یہ کام؟ یعنی یہ ناممکن ہے کہ یہ کام تم سے ہو سکے۔ آپؓ اِس بت کی طرف بڑھے اور اس کا کام تمام کیا۔

سریّہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بطرف نخلہ، یہ 25 رمضان 8 ہجری بمطابق جنوری 629ء میں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے تیس افراد پر مشتمل ایک دستہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں نخلے کی طرف روانہ فرمایا تا کہ وہاں قریش کا معروف بت جس کا نام عُزّیٰ تھا، اِس کو گرا دیا جائے۔

نخلہ ایک وادی ہے، جو مکّے کے مشرقی جانب ایک دن کی مسافت پر مکّہ اور طائف کے درمیان واقع ہے، یہ نخلہ کے مقام پر ایک گھر تھا جس کے نگران ونگہبان بنو شیبان تھے۔ یہ بنو ہاشم کے حلیف تھے۔ یہاں عُزّیٰ قریش کا سب سے بڑا بت تھا۔

ابنِ اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب عُزّیٰ کے مجاور کو حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو بت پر تلوار لٹکا کر خود پہاڑ پر چڑھ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا کہ اَے عُزّیٰ! خالد پر ایسا شدید حملہ کر کہ جو کچھ بھی باقی نہ چھوڑے۔ جنگی نقاب پہن اور آستین چڑھا۔ اَے عُزّیٰ! اگر تم اِس شخص خالد کو قتل نہ بھی کرو تو اُسے جلد واقع ہونے والے گناہ کا مستحق بناؤ یا اس سے اس کا انتقام لو۔

حضرت خالدؓ نے نخلہ پہنچتے ہی کیکر کے درختوں کو کاٹا اور اُس گھر کو مسمار کیا، جس میں عُزّیٰ بت تھا، پھر واپس مکّے آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔

پھر سریّہ حضرت عَمرو بن العاصؓ بطرف سُواع ہے، یہ بھی رمضان 8 ؍ہجری میں ہوا۔ عُزّیٰ بت کے انہدام کی مہم کیساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو سُواع بت کے قلع قمع کی خاطر بھجوایا، سُواع مدینے سے مغربی جانب ساحلِ سمندر پر رہاط میں بنی ہذیل کا بت تھا اور یہ جگہ مکّے سے تین میل کی مسافت پر تھی۔ اِس بت کی شکل ایک عورت کی تھی اور لوگ اُس کی تعظیم کے ساتھ ساتھ اُس کا طواف بھی کرتے تھے۔ اُس کے مجاور بنولہیان تھے، جو ہُذیل ہی کی ایک شاخ ہے۔

قرآنِ کریم میں کچھ بتوں کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے، اِس میں اِس بت کا بھی ذکر ہے، چنانچہ سورۂ نوح میں آتا ہے کہ اور اُنہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ وَدّ کو چھوڑو اور نہ سُواع کو اور نہ ہی یَغوث اور یَعوق اور نسر کو۔ دراصل یہ سب اُن چند نیک آدمیوں کے نام ہیں، جو حضرت نوحؑ کی قوم میں سے تھے، جب وہ مر گئے تو شیطان نے اُن کی قوم کے دل میں یہ ڈالا کہ اِن جگہوں میں، جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے، بت کھڑے کر دو۔ اور اُن کے ناموں پر اِن کے نام رکھو۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ ان آدمیوں کو نہیں پوجا جاتا تھا مگر جب وہ ہلاک ہو گئے اور اصل معلومات نہ رہیں تو اُن بتوں کو پوجنا شروع کر دیا۔

حضرت عَمرو بن العاصؓ جب رہاط کے مقام پر سُواع کے پاس پہنچے، تو وہاں اُنہیں اُس کا مجاور ملا، آپؓ نے اُسے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اِس بت کو توڑنے کے لیے آئے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ تم اِسے توڑنے پر ہرگز قادر نہیں ہو گے۔ آپؓ نے وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا کہ تم بہر حال روک دیے جاؤ گے۔ آپؓ نے کہا کہ تم پر افسوس! کیا یہ سن سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے؟ پھر آپؓ نے آگے بڑھ کر اُسے توڑ دیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ اُس کوٹھڑی کو بھی مسمار کر دیں، جو اِس کے ساتھ بنی ہوئی تھی، اُنہوں نے اُسے مسمار کر دیا۔ پھر آپؓ نے اُس مجاور سے پوچھا کہ اب بتاؤ! اُس نے اپنے معبود کا یہ حال دیکھا تو فوراً بول اُٹھا کہ مَیں اللہ کی اطاعت کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں۔

سریّہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بطرف بنو جذیمہ، یہ شوال، 8 ہجری کا ہے۔ فتح مکّہ کے بعد جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عُزّیٰ بت کو گرا کر واپس تشریف لائے، تو آنحضرت ﷺ نے اُنہیں بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، یہ قبیلہ بنو کنانہ کی شاخ تھا۔ جو مکّے سے یَلَمْلَمْ کی جانب آباد تھا۔

نبی اکرمؐ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اِس قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اِن سے جنگ نہیں کرنی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ مہاجرین و انصار اور بنو سُلَیْم کے 350 آدمیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے جب حضرت خالدؓ وہاں پہنچے، تو اُنہوں نے دیکھا کہ لوگ ہتھیار اُٹھائے ہوئے ہیں، جیسا کہ حملہ آور ہوں۔ حضرت خالدؓ نے اُن لوگوں سے کہا کہ ہتھیار رکھ دو، لوگ تو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آپؓ کی یہ بات سن کر اُن میں سے ایک شخص جحدم نام کا کھڑا ہوا اور اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اَے بنو جذیمہ! ہتھیار نہ رکھنا، یہ خالد ہے، ہتھیار رکھنے کے بعد تم لوگوں کو گرفتاری اور موت کا سامنا کرنا ہو گا۔ اِس لیے مَیں تو ہتھیار نہیں رکھوں گا۔ اِس پر باقی لوگوں نے جحدم کو سمجھایا کہ کیوں تم ہمارا خون کروانے پر تُلے ہوئے ہو؟ ہتھیار رکھ دو! اور لوگ اُسے سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ اُس سے ہتھیار لے لیے۔ ہتھیار پھینک دینے کے بعد اِن لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور ہر مسلمان کو ایک ایک، دو دو قیدی دیے گئے۔ اور رات بھر یہ قید میں رہے۔

بہر حال ایک روایت کے مطابق جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اُنہیں اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے اَسْلَمْنَا کہنے کی بجائے یہ کہنا شروع کیا کہ صَبَانَا صَبَانَا کہ ہم نے دین چھوڑ دیا، ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اِس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے اِن کے قتل کا فتویٰ دے دیا، یہ تاویل پیش کی جاتی ہے۔

ابن سَعْد نے بیان کیا کہ جب خالد رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کس دین پر ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں، نماز پڑھتے ہیں وغیرہ۔ حضرت خالدؓ نے پوچھا کہ پھر تم نے ہتھیار کیوں اُٹھا رکھے ہیں؟ وہ بولے کہ ہمارے اور عرب کی ایک قوم کے درمیان دشمنی چلی آ رہی ہے، ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہی دشمن قوم ہے، اِس لیے ہتھیار پکڑ لیے۔

بہر حال روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیدی نماز بھی پڑھتے تھے اور مسلمان ہی دکھائی دیتے تھے لیکن عین ممکن ہے کہ ان کے قیدیوں میں سے کچھ قیدی ایسے ہوں گے، جیسے خود جحدم اور اِس کی ہاں میں ہاں ملانے والے، جو سرکشی کا مظاہرہ کرنے والے تھے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ اُن کی طرف سے مطمئن نہیں ہو رہے تھے۔ کچھ صَبَانَا صَبَانَا کہنے نے حضرت خالد رضی اللہ کو چوکنا کر دیا۔ اِس لیے اُنہوں نے ایک رات کے آخری پہر میں یہ فتویٰ دے دیا کہ اِن قیدیوں کو قتل کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اِس پر کچھ مسلمانوں نے اپنے قیدیوں کو قتل کر دیا، لیکن مہاجرین اور انصار کے گروہ نے جو پُرانے مسلمان تھے، اُنہوں نے خالد رضی اللہ عنہ کی اِس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور اپنے قیدیوں کو قتل نہیں کیا۔

انصار کے سردار ابو اُسَیْد ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُنہیں بتایا کہ یہ مسلمان ہیں، اِن کو قتل کرنا درست نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق نہ کیا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو اپنے اپنے قیدی قتل کرنے سے منع کیا۔

ان رہا ہونے والے قیدیوں میں سے ایک قیدی نے مدینے پہنچ کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں صورتحال بیان کی تو آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے خالد کو اُنہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، مَیں نے تو صرف اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا کہا تھا اور پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دو مرتبہ خدا کے حضور عرض کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ کہ اَے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے، مَیں تیرے حضور اِس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

پھر آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف اُن کے مقتولین کی دیّت ادا کرنے اور سارے معاملے کی تحقیق کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت علیؓ نے وہاں جا کر تمام مقتولین کے ورثاء کو خون بہا ادا کیا اور اُن کے جو اموال مسلمانوں نے لیے تھے، اُنہیں وہ سب واپس دیے، یہاں تک کہ لکڑی کا وہ برتن بھی واپس کیا، جس میں کتّا پانی پیتا تھا۔ سب کو دیت وغیرہ کی رقوم دینے کے بعد حضرت علیؓ کے پاس کچھ مال بچ گیا، تو آپؓ نے بنو جذیمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص رہ گیا ہو، جس کے کسی نقصان کا ازالہ نہ ہوا ہو؟ سب نے کہا کہ نہیں! پھر حضرت علیؓ نے بچا ہوا مال بھی اُنہی لوگوں کو دے دیا اور کہا کہ مَیں یہ مال رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بطور احتیاط دے رہا ہوں تا کہ اُس ممکنہ نقصان کا بھی ازالہ ہو جائے، جسے نہ اللہ کا رسولؐ جانتا ہے اور نہ تم جانتے ہو۔

حضرت علیؓ واپس تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ساری رپورٹ پیش کی اور یہ بھی بتایا کہ اِن کی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اِنہیں لوٹا دی گئی ہے اور باقی بچا ہوا مال بھی اِنہیں دے دیا ہے، تو اِس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تُو نے بالکل ٹھیک کیا اور بہت اچھا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف روایات کی روشنی میں فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ جو جھڑپ اِس تبلیغی مہم کے دوران ہوئی ہے، اُس میں زمانۂ جاہلیت کی کسی خونریزی کا دخل ضرور تھا۔ محض لفظ صَبَانَا سے اختلافِ رائے پر بعض قیدیوں کا قتل کیے جانا بعید اَز عقل ہے، خصوصاً جب مہاجرین وانصار قتل کے خلاف تھے۔

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کوئی بد نیتی شامل نہ تھی، اُن سے ایک اجتہادی غلطی ہوئی اور جلد بازی میں اُنہوں نے ایک فیصلہ کیا اور بعد میں جو صورتحال ہوئی، بطورِ امیرِ لشکر کے، اِس کی ذمہ داری اِن کی بنتی تھی۔ اِس وجہ سے آنحضرت ﷺ حضرت خالدؓ سے ناراض بھی ہوئے اور خدا کے حضور اپنی بیزاری کا اظہار بھی فرمایا۔ اور جب آپؐ نے سارے معاملے کی تحقیق فرمائی، تو یہی ثابت ہوا کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر یہ قتل ہوئے ہیں، تبھی آپؐ نے قصاص کی بجائے دیّت دیے جانے کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی گزارشات اور معذرت پیش کرنے کے بعد نبیؐ نے نہ صرف خالد رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا بلکہ چند ہی دنوں کے بعد غزوۂ حنین کے لیے تیار کیے جانے والے ہراول دستے اور گھڑ سواروں کے دستے کا نگران اور سالار حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ بہر حال اِس سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے کہ کہیں بھی آپؐ نے سختی نہیں کی اور یہ الزام بھی جو دشمنانِ اسلام لگاتے ہیں، غلط ہے کہ جنگوں میں آپؐ نے قتل کروایا۔ جہاں غلطی سے بھی کچھ ہوا تو آپؐ نے بڑی ناراضگیوں کا اظہار فرمایا۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad